عربی گرامر کو قرآنی آیات سے سمجھیں
آسان
قرآنی عربی کورس
(پچاس اسباق پر مشتمل ایک منفرد کورس)
محمد اسامہ سَرسَری
مکتب علوم شریعت

فہرست

سبق نمبر:۱

(قرآن کریم کے چار حقوق)

قرآن کریم میں کل ۱۱۴ سورتیں ہیں.

جو سورتیں ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں وہ مکی کہلاتی ہیں اور جو ہجرت کے بعد اتریں ان کو مدنی کہتے ہیں۔

ان ۱۱۴ سورتوں میں اللہ تعالیٰ مجھ سے اور آپ سے مخاطب ہیں، اس لیے جسے اللہ تعالی سے جتنی زیادہ محبت ہو گی وہ اتنی زیادہ کوشش کرے گا اس کتاب کو پڑھنے، سمجھنے، عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی۔

یعنی کتاب اللہ کے ہم پر چار حقوق ہیں:

(۱) تلاوت:

روزانہ کم از کم ایک پارہ پڑھ لیا کریں ورنہ جتنی سہولت ہو، پھر دھیرے دھیرے تلاوت کی مقدار میں اضافہ کرتے رہیں۔

(۲) قرآن فہمی:

موت تک ہم ماہر اہل علم کی نگرانی میں مسلسل کوشش کرتے رہیں کہ قرآن کریم کے کس لفظ اور آیت کا کیا ترجمہ و تفسیر ہے۔

(۳) عمل:

جو اہل علم قرآن کریم کی تعلیمات کو سیکھنے سکھانے میں اپنی زندگی کا بہت سا حصہ لگا چکے ہیں ان سے زندگی کے ہر موقع پر اللہ کا حکم معلوم کر کے اس پر عمل پیرا رہیں۔

(۴)دوسروں تک پہنچانا:

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کریم کو خود بھی سیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی سکھاتے ہیں۔

یہ کورس بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

کام

آپ نے عربی گرامر اور قرآن کریم کے ترجمے سے متعلق اب تک کیا کچھ سیکھ رکھا ہے، تفصیل سے بتائیں تاکہ اس کی روشنی میں آپ پر اس کورس میں محنت کی جا سکے۔

سبق نمبر: ۲

{اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ} [جملہ اسمیہ]

آیت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۞ (سورۃ فاتحہ)

ترجمہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں لفظ ''اَلْحَمْدُ'' عربی گرامر کی رو سے اسم ہے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' جملہ اسمیہ۔

عربی گرامر کا آغاز ہم ''لفظ'' سے کرتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب

پھر مفرد لفظ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف

اسم:

کسی بھی شخص، چیز، جگہ، صفت، عمل یا حالت کا نام

جیسے اس آیت میں ''اَلْحَمْدُ'' اسم ہے کیونکہ تعریف کرنا ایک عمل ہے اور اس عمل کا نام عربی میں حمد ہے۔

فعل:

جس میں زمانہ پایا جائے۔

جیسے حَمِدَ (اس نے تعریف کی)، یَحْمَدُ (وہ تعریف کرتا ہے)

حرف:

جو نہ اسم ہو، نہ فعل۔

جیسے: اس آیت میں لِلّٰہِ کا ''لِ'' حرف ہے جس کا ترجمہ ہے: ''کے لیے''

جملہ اسمیہ:

جس میں کسی اسم کے بارے میں خبر دی جائے۔

جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)، اس میں اللہ کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے کہ وہ سب سے بڑا ہے۔

جملہ اسمیہ میں جس اسم کے بارے میں خبر دی جا رہی ہوتی ہے اسے مُبتدا کہتے ہیں، جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں لفظ اللہ مبتدا ہے اور اکبر اس کی خبر ہے۔

اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بھی جملہ اسمیہ ہے، اَلْحَمْدُ مبتدا ہے، کیونکہ تعریف کے بارے میں یہ خبر دی جا رہی ہے کہ وہ اللہ کے لیے ثابت ہے، لہذا ثَابِتٌ لِلّٰہِ اس کی خبر ہے۔ ثَابِتٌ یہاں محذوف ہے۔

یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ جملہ اسمیہ میں مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے جبکہ خبر کبھی اسم ہوتی ہے جیسے زیدٌ قائمٌ (زید کھڑا ہے) اور کبھی فعل ہوتی ہے جیسے زیدٌ قامَ (زید کھڑا ہو گیا)۔

رہ گیا حرف تو وہ نہ مبتدا بن سکتا ہے نہ خبر۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں جملہ اسمیہ اور مبتدا و خبر کی نشان دہی کریں:

- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ (اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرنے والا ہے)
- اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے۔)
- اَللّٰهُ الصَّمَدُ (اللہ صمد ہے۔)
- اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔)
- وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (اور وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (اور وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (اور وہ بخشنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔)
- وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)
- اَنَا يُوْسُفُ (میں یوسف ہوں۔)
- وَهٰذَا اَخِيْ (اور یہ میرا بھائی ہے۔)
- وَهِيَ ظَالِمَةٌ (اور وہ ظالمہ ہے۔)
- وَهُمْ كُفَّارٌ (اور وہ لوگ کافر ہیں۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہ لوگ جہنم والے ہیں۔)
- هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (وہ لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (وہ لوگ جنت والے ہیں۔)
- هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)

سبق نمبر: ۳

﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ [واحد تثنیہ جمع]

آیت:

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝(سورۂ فاتحہ)

ترجمہ:

جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

واحد:

وہ لفظ جو ایک چیز کے لیے ہو۔ ہر اسم واحد ہی ہوتا ہے پھر اس کی تثنیہ (دو) یا جمع (دو سے زیادہ) بنائی جاتی ہے۔

جیسے اس آیت میں رَبّ واحد ہے اور جیسے کتابٌ (ایک کتاب)، قلمٌ (ایک پین)، مُسلِمٌ (ایک مسلمان)

تثنیہ:

وہ لفظ جو دو چیزوں کے لیے ہو۔

جیسے کتابانِ (دو کتابیں)، قلمانِ (دو پین)، مُسلِمانِ (دو مسلمان)

جمع:

وہ لفظ جو دو سے زیادہ چیزوں کے لیے ہو۔

جیسے اس آیت میں الْعٰلَمِیْنَ (دنیائیں)، یہ عالَم کی جمع ہے۔

اور جیسے کتاب کی جمع کُتُبٌ (کتابیں)، قلم کی جمع اَقلامٌ (کئی پین)، مُسلِم کی جمع مُسلِمُوْنَ (مسلمان لوگ)

پھر جمع کی مختلف قسمیں ہیں جوان شاءاللہ ہم آگے چل کر اچھی طرح سمجھیں گے۔

نوٹ: اردو میں فقط واحد اور جمع ہیں تثنیہ نہیں۔

کام

1. قرآن کریم کی ایسی آیت تلاش کریں جس میں واحد بھی ہو، تثنیہ بھی اور جمع بھی۔

2. درج ذیل آیاتِ کریمہ میں سے واحد، تثنیہ اور جمع کی نشان دہی کریں۔

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔)
- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (بدلے کے دن کا مالک ہے)
- وَلَا الضَّآلِّيْنَ (اور نہ گمراہوں کی)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- ضَرَبَ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ (اللہ ایک مثال دیتا ہے کہ دو آدمی ہیں۔۔۔)
- فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ (انھی دو باغوں میں دو چشمے بہہ رہے ہوں گے۔)
- وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (اور دونوں باغوں کے پھل جھکے پڑ رہے ہوں گے۔)
- امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ (دو عورتیں ہیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں۔)
- وَهُمْ كُفَّارٌ (اور وہ لوگ کافر ہیں۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہ جہنم والے لوگ ہیں۔)
- هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (وہ لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (وہ ایمان والے نہیں ہیں۔)
- فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (ان کے دلوں میں روگ ہے۔)
- اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (یاد رکھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں۔)
- اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ (اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بے وقوف ہیں۔)

سبق نمبر: ۴

{الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝} [موصوف صفت]

آیت:

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

ترجمہ:

جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔

پہلی آیت میں لفظ اللہ موصوف ہے، رب العالمین اس کی پہلی صفت، جبکہ اس آیت میں لفظ الرَّحْمٰنِ دوسری صفت ہے اور لفظ الرَّحِيْم تیسری صفت ہے۔ پھر اگلی آیت میں مالک چوتھی صفت ہے۔

موصوف صفت:

موصوف وہ لفظ ہے جس کے بعد اس کی کوئی صفت آرہی ہو، جیسے الکتاب المبین (واضح کتاب) میں الکتاب موصوف ہے اور المبین اس کی صفت ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ صفت چار چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے:

(۱) دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں۔ معرفہ نکرہ ہم ان شاء اللہ ذالک الکتاب کے تحت سمجھیں گے۔

(۲) دونوں کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے یعنی موصوف اگر مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہوگی، اسی طرح منصوب اور مجرور۔ جیسے اس آیت میں الرَّحْمٰنِ اور الرَّحِيْمِ دونوں مجرور ہیں کیونکہ

الحمدللہِ میں لفظ اللہ بھی مجرور ہے۔ مرفوع منصوب اور مجرور میں بہت تفصیلات ہیں جو ان شاء اللہ وقت کے ساتھ ساتھ ہم سیکھتے جائیں گے۔

(۳) مذکر اور مؤنث ہونے میں بھی موصوف اور صفت ایک جیسے ہوتے ہیں۔

(۴) واحد تثنیہ جمع کی مطابقت بھی ضروری ہے۔ جیسے:

- الرجل العالم
- الرجلان العالمان
- الرجال العلماء

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے موصوف اور صفت کی نشان دہی کریں:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے)
- وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (اور آخری دن [یعنی قیامت] پر)
- الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (وہ وسوسہ ڈالنے والا جو پیچھے کو چھپ جاتا ہے۔)
- فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ (انھی دو باغوں میں دو چشمے بہہ رہے ہوں گے۔)
- امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ (دو عورتیں ہیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں۔)
- وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔)
- ثَمَنًا قَلِيْلًا (معمولی سی قیمت)
- طَيْرًا اَبَابِيْلَ (غول کے غول پرندے)
- كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (جیسے کھایا ہوا بھوسا)
- سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (وہ بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا۔)
- نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ (اللہ کی سلگائی ہوئی آگ)
- فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (لمبے چوڑے ستونوں میں)
- كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح)
- كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح)
- فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (تو وہ من پسند زندگی میں ہو گا۔)

سبق نمبر: ۵

{مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝} [مرکب اضافی]

آیت:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

ترجمہ:

جو روزِ جزا کا مالک ہے۔

اس آیت میں مٰلِكِ يَوْمِ ایک مرکب اضافی ہے اور يَوْمِ الدِّيْنِ بھی ایک مرکب اضافی ہے۔

مرکبِ اضافی:

جن دو لفظوں کے درمیان کا، کی، کے ہو انھیں مرکبِ اضافی کہتے ہیں، جیسے: زید کی کتاب، اس کی عربی یوں بنتی ہے: كِتَابُ زَيْدٍ، اس میں کتاب مضاف ہے اور زید مضاف الیہ، دونوں مل کر مرکب اضافی بن گئے۔

مٰلِكِ يَوْمِ: دن کا مالک

يَوْمِ الدِّيْنِ: جزا کا دن

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ: جزا کے دن کا مالک

دو اصول:

(۱) مضاف پر نہ الف لام آتا ہے نہ تنوین آتی ہے۔

(۲) مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مجرور کی تفصیل ان شاءاللہ ہم سولھویں سبق میں پڑھیں گے۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ مبارکہ میں سے مرکب اضافی کی نشان دہی کریں:

- رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام جہانوں کا پالنے والا)
- عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (ان کے دلوں پر)
- وَعَلٰى سَمْعِهِمْ (اور ان کی سماعت پر)
- وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ (اور ان کی آنکھوں پر)
- فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (ان کے دلوں میں بیماری ہے)
- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ (اور ان جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں۔)
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)
- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (کہو کہ: میں پناہ مانگتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی۔)
- مَلِكِ النَّاسِ (سب لوگوں کے بادشاہ کی۔)
- اِلٰهِ النَّاسِ (سب لوگوں کے معبود کی۔)
- نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ (اللہ کی سلگائی ہوئی آگ)
- وَهٰذَا اَخِيْ (اور یہ میرا بھائی ہے۔)
- فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ (ان کے دلوں میں روگ ہے۔)
- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا (اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے۔)

سبق نمبر:٦

{اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۞} [مرکب عطفی]

آیت:

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۞

ترجمہ:

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

یہ آیت مرکبِ عطفی ہے۔

مرکبِ عطفی:

وہ ایک سے زیادہ الفاظ یا مرکبات جن کے درمیان میں حرف عطف ہو۔

حرف عطف سے پہلے والے کو معطوف علیہ اور بعد والے کو معطوف کہتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اِيَّاكَ نَعۡبُدُ معطوف علیہ ہے جبکہ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ معطوف ہے اور درمیان میں واو حرف عطف ہے۔

جو اعراب معطوف علیہ کے ہوتے ہیں وہی اعراب معطوف کے ہوتے ہیں۔

حروفِ عطف دس ہیں:

(۱) وَ (اور)

(۲) فَ (پس/پھر)

(۳) ثُمَّ (پھر)

(۴) حَتّٰی (یہاں تک کہ)

(۵) اِمَّا (یا)

(۶) اَوْ (یا)

(۷) اَمْ (یا)

(۸) لَا (نہیں)

(۹) بَلْ (بلکہ)

(۱۰) لٰکِنْ (لیکن)

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں حروفِ عاطفہ، معطوف علیہ اور معطوف کی نشان دہی کریں:

- لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔)
- مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (چاہے وہ جنات میں سے ہو، یا انسانوں میں سے۔)
- اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَا اَخِيْ (میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔۔)
- الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ (جس نے مال اکٹھا کیا ہو اور اسے گنتا رہتا ہو۔)
- اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (وہ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے)
- اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حاصل کرنے کی ہوس نے تمھیں غفلت میں ڈال رکھا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔)
- وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا. فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا (قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپ ہانپ کر دوڑتے ہیں۔ پھر جو (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں اڑاتے ہیں۔)
- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے۔)
- وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ (قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔)
- اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (کیا اس نے تمھیں یتیم نہیں پایا تھا، پھر ٹھکانا دیا؟)
- وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (اور تمھیں راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا۔)
- وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (اور تمھیں نادار پایا تو غنی کر دیا۔)
- وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى (اور یہ بھی سچ ہے کہ آخرت اور دنیا دونوں ہمارے قبضے میں ہیں۔)
- لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ (نہ پورے طور پر ان (مسلمانوں) کی طرف ہیں، نہ ان (کافروں) کی طرف۔)

سبق نمبر: ۷

{اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ} [جملہ فعلیہ]

آیت:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

ترجمہ:

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔

یہ آیتِ مبارکہ جملہ فعلیہ ہے۔

جملہ فعلیہ:

وہ جملہ جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے۔

جیسے قَالَ زیدٌ (زید نے کہا)، قَالَ فعل ہے، زیدٌ اس کا فاعل ہے، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اور جیسے قَرَأَ زیدٌ کتابًا (زید نے کتاب پڑھی۔) قَرَأَ فعل ہے، زیدٌ اس کا فاعل ہے اور کتابًا مفعول ہے، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح آیت مبارکہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں اِهْدِ فعل ہے، اس کے اندر حاضر کی ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے وہ اس کا فاعل ہے، نَا ضمیر مفعول اول ہے، الصراط المستقیم مفعول ثانی ہے، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں فعل، فاعل اور جملہ فعلیہ کی نشان دہی کریں:

- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔)
- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔)
- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)
- الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)
- ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ (اللہ ایک مثال دیتا ہے کہ دو آدمی ہیں۔۔۔)
- امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ (دو عورتیں ہیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں۔)
- سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (وہ بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔)
- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا (اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے۔)
- الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ (جس نے مال اکٹھا کیا ہو اور اسے گنتا رہتا ہو۔)
- اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (وہ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے)
- اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ. حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حاصل کرنے کی ہوس نے تمھیں غفلت میں ڈال رکھا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔)
- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے۔)

سبق نمبر:۸

{صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ} [اسم موصول]

آیت:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۞

ترجمہ:

ان لوگوں کے راستے کی جن پر تونے انعام کیا۔

اس آیت کریمہ میں اَلَّذِیْنَ اسمِ موصول ہے۔

اسمِ موصول:

اردو میں جو، جس، جن جیسے الفاظ اسم موصول کہلاتے ہیں، ان کی عربی اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ جیسے الفاظ ہیں۔

مثلا میں اگر کہنا چاہوں کہ جو شخص نماز پڑھ رہا ہے وہ میرا بھائی ہے تو اس کی عربی یوں بنے گی:

اَلَّذِیْ یُصَلِّیْ هُوَ اَخِیْ

عربی کے اسمائے موصولہ واحد تثنیہ جمع اور مذکر مؤنث کے اعتبار سے یہ ہیں:

اَلَّذِیْ (واحد مذکر)

اَلَّذَانِ (تثنیہ مذکر)

اَلَّذِیْنَ (جمع مذکر)

اَلَّتِیْ (واحد مؤنث)

اَلَّتَانِ (تثنیہ مؤنث)

اَلَّاتِیْ / اَلَّائِیْ (جمع مؤنث)

مَا (جو چیز)

مَنْ (جو شخص)

اَیُّھُمْ (ان مردوں میں سے جو)

اَیَّتُھُنَّ (ان عورتوں میں سے جو)

قاعدہ:

اسم موصول کے بعد پورا جملہ ہوتا ہے جسے صلہ کہتے ہیں، اس جملے میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر یہ موصول صلہ مل کر اصل جملے کا کوئی جزو بنتے ہیں۔

جیسے اس آیتِ کریمہ میں اَلَّذِیْنَ اسم موصول ہے، اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں ھِمْ ضمیر اَلَّذِیْنَ کی طرف لوٹ رہی ہے، یہ پورا جملہ صلہ ہے، موصول صلہ مل کر صِرَاط کا مضاف الیہ ہے۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں اسم موصول کی نشان دہی کریں اور ترکیب کریں:

- الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)
- فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا (اللہ کی بنائی ہوئی اس فطرت پر چلو جس پر اس نے تمام لوگوں کو پیدا کیا ہے۔)
- الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ (جس نے مال اکٹھا کیا ہو اور اسے گنتا رہتا ہو۔)
- وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِھَا مِنْکُمْ (اور تم میں سے جو دو مرد بدکاری کا ارتکاب کریں)
- ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا۔)
- وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔)
- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے وہ لوگ جو ایمان لائے۔)
- اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (تم بدی کا دفاع ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو)
- الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (جو لوگ بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں)
- وَالّٰٓیِٔ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ (اور جو عورتیں ماہواری آنے سے مایوس ہو چکی ہوں۔)
- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (اے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔)
- وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ (اور جن عورتوں سے تمھیں سرکشی کا اندیشہ ہو۔)
- مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ (جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔)
- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔)
- اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا (جو خدائے رحمن کے ساتھ سرکشی کرنے میں زیادہ سخت ہیں۔)

سبق نمبر: ۹

{غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ} [اسم مفعول]

آیت:

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ ۞

ترجمہ:

نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں **الْمَغْضُوْبِ** عربی گرامر کی رو سے اسمِ مفعول ہے۔

اسم مفعول:

جس پر فعل واقع ہوا ہے اس کا نام۔ جیسے کھانے کا فعل جس پر واقع ہوا سے اردو میں کھایا ہوا اور عربی میں **مَأْكُوْل** کہتے ہیں اور پی ہوئی چیز کی عربی **مَشْرُوْب** ہے۔

عربی گرامر میں اسم مفعول کے بہت سے اوزان ہیں جیسے: **معمول، مخاطَب، مستنصَر، ملتزَم** وغیرہ۔ جب ہم ابواب پڑھیں گے تب یہ سب ایک ایک کر کے سمجھ میں آتے جائیں گے، فی الحال اتنا ذہن نشین کر لیں کہ جس فعل کا اسم فاعل **فَاعِل** کے وزن پر ہو اس کا اسمِ مفعول **مَفْعُوْل** کے وزن پر آتا ہے جیسے **کاتب مکتوب، خادم مخدوم، ظالم مظلوم، عالم معلوم، عامل معمول، قاتل مقتول، جاہل مجھول، شاہد مشھود، حامد محمود، ناصر منصور، حاکم محکوم۔**

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں اسم مفعول کی نشان دہی کریں:

- كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (جیسے کھایا ہوا بھوسا)
- كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح)
- كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح)
- اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ (حج کے چند متعین مہینے ہیں۔)
- لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ (اس کے لیے ایک معلوم و معین وقت ہے۔)
- لَمَجْمُوْعُوْنَ (ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔)
- اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (ایک متعین دن کے طے شدہ وقت پر)
- اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (یقیناً اس کی مدد کی جائے۔)
- اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ (یقینی طور پر ان کی مدد کی جائے گی۔)
- فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ (وہ عیش کریں گے) کانٹوں سے پاک بیریوں میں۔)
- وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ (اور اوپر تلے لدے ہوئے کیلے کے درختوں میں۔)
- وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (اور دور تک پھیلے ہوئے سائے میں۔)
- وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ (اور بہتے ہوئے پانی میں۔)
- لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہو گی۔)
- وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (اور اونچے رکھے ہوئے فرشوں میں۔)
- وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ (اور جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا۔)
- وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ (اور تمھارے ساتھ رہنے والے یہ صاحب کوئی دیوانے نہیں ہیں۔)

سبق نمبر: ۱۰

{وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝} [اسمِ فاعل]

آیت:

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ترجمہ:

اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں الضَّآلِّيْنَ اسم فاعل ہے۔

اسم فاعل:

کام کرنے والے کا نام، جیسے آنے والا، جانے والا، کھانے والا، پینے والا۔

عربی میں اس کے متعدد اوزان ہیں جیسے ناصر ، منتظر ، مزّمّل ، مجرم ، مصور ، متقدم وغیرہ۔

ان اوزان کا تعلق ابواب کے ساتھ ہے جو ہم سبقاً سبقاً ان شاءاللہ سمجھ لیں گے۔

بنیادی وزن فاعِلٌ یاد رکھ لیں: جیسے ناصر ، ظالم ، عابد ، ساجد ، قادر ، ظاہر ، باطن ، سامع ، ناظر ، صابر ، شاکر ، کافر ، فاجر ، غالب ، قابض ، باسط وغیرہ

اس کے علاوہ مُفْعِل کا وزن بھی بہت مستعمل ہے، جیسے: مجرم ، مفلح، مؤمن، مسلم ، معطی، منعم ، محسن، مشکل، منصف، منکر، مصلح

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں اسم فاعل کی نشان دہی کریں:

- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو روزِ جزا کا مالک ہے۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)
- وَهِيَ ظَالِمَةٌ (اور وہ ظالمہ ہے۔)
- وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- وَهُمْ كُفَّارٌ (اور وہ لوگ کافر ہیں۔)
- وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (وہ ایمان والے نہیں ہیں۔)
- اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (یادر کھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں۔)
- فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا۔)
- اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔

ترجمہ: بے شک فرمانبردار مرد ہوں یا فرمانبردار عورتیں مومن مرد ہوں یا مومن عورتیں، عبادت گزار مرد ہوں یا عبادت گزار عورتیں، سچے مرد ہوں یا سچی عورتیں، صابر مرد ہوں یا صابر عورتیں، دل سے جھکنے والے مرد ہوں یا دل سے جھکنے والی عورتیں صدقہ کرنے والے مرد ہوں یا صدقہ کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد ہوں یا روزہ دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد ہوں یا حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور شاندار اجر تیار کر رکھا ہے۔

سبق نمبر: ۱۱

{الٓمٓ} [معرب مبنی، اعراب حکائی]

آیت:

الٓمٓ ۞

ترجمہ:

الم

اس آیت کریمہ میں لفظ الٓمٓ عربی گرامر کے مطابق مبنی ہے اور بطور اعراب حکائی مستعمل ہے۔

معرب مبنی:

مبنی اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے آخر میں اعراب کی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے ھٰذَا مبنی ہے اور معرب اسے کہتے ہیں جس میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے جیسے بسمِ اللهِ میں لفظ اللہ کی ہ کے نیچے زیر ہے، جبکہ ''اللهُ اکبر'' میں لفظ اللهُ کی ہ کے اوپر پیش ہے، معلوم ہوا کہ لفظ اللّٰہ معرب ہے۔

حروف ہجاء (جیسے ا، ب، ت) مبنی ہوتے ہیں، اس لیے ''الم'' بھی مبنی ہے۔

اعرابِ حکائی:

کسی عبارت کو جوں کا توں نقل کرنا، یہ بھی ایک طرح سے مبنی ہی ہوتا ہے۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں معرب اور مبنی کی نشان دہی کریں:

- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو روزِ جزا کا مالک ہے۔)
- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہہ دو، بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (اور وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (اور وہ بخشنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔)
- وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)
- اَنَا يُوْسُفُ (میں یوسف ہوں۔)
- وَهٰذَا اَخِيْ (اور یہ میرا بھائی ہے۔)
- اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔)
- وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (اور وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔)
- وَهِيَ ظَالِمَةٌ (اور وہ ظالمہ ہے۔)
- وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- وَهُمْ كُفَّارٌ (اور وہ لوگ کافر ہیں۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہ دوزخ والے لوگ ہیں۔)

سبق نمبر: ۱۲

{ذٰلِكَ الْكِتٰبُ} [اسم اشارہ]

آیت:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ۞

ترجمہ:

یہ کتاب۔

اس آیت کریمہ میں ذٰلِكَ عربی گرامر کی رو اسم اشارہ ہے۔

اسمِ اشارہ:

وہ لفظ جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بولا جائے، جیسے اردو میں قریب کے لیے یہ اور دور کے لیے وہ۔

عربی اسمائے اشارہ:

هٰذَا (یہ) {برائے مذکر}

هٰذَانِ (یہ دو) {برائے مذکر}

هٰذِهٖ (یہ) {برائے مؤنث}

هَاتَانِ (یہ دو) {برائے مؤنث}

هٰؤُلَاءِ (یہ سب) {برائے مذکر و مؤنث}

ذَالِكَ (وہ) {برائے مذکر}

ذَانِكَ (وہ دو) {برائے مذکر}

تِلْكَ (وہ) {برائے مؤنث}

تَانِكَ (وہ دو) {برائے مؤنث}

اُولٰئِكَ (وہ سب) {برائے مذکر و مؤنث}

ترکیب:

اسم اشارہ کے بعد والے لفظ کو مُشارٌ اِلَیْہ کہتے ہیں، پھر یہ دونوں ترکیب میں موصوف صفت کے طور پر مرکب توصیفی بن کر جملے کا جزو بنتے ہیں جیسے ھٰذا الرجل عالمٌ (یہ مرد عالم ہے۔) میں ھذا اسم اشارہ، الرجل مشار الیہ، دونوں مل کر مرکب توصیفی ہو کر مبتدا، عالمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وضاحت:

کبھی ھٰذا بعید کے لیے اور ذَالِكَ قریب کے لیے بھی استعمال ہو جاتے ہیں جیسے اس آیت کریمہ میں ذٰلِكَ کا ترجمہ ”وہ“ کے بجائے ”یہ“ ہے۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کی نشان دہی کریں:

- ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (یہ کتاب)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- وَ هٰذَا اَخِیْ (اور یہ میرا بھائی ہے۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہ دوزخ والے لوگ ہیں۔)
- هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (یہ درخت)
- هٰذِهِ الْقَرْيَةَ (یہ بستی)
- هٰذِهٖ جَهَنَّمُ (یہ جہنم ہے۔)
- اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ (میری ان دو بیٹیوں میں سے ایک)
- هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ (دیکھو یہ تم ہی تو ہو۔)
- هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (یہ اللہ کی طرف سے ہے۔)
- هٰذٰنِ خَصْمٰنِ (یہ (مومن اور کافر) دو فریق ہیں۔)
- فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ (اب یہ دو زبردست دلیلیں۔)
- وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ (اور اس میں بڑا امتحان تھا۔)
- ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ (یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔)
- هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ (یہ میرے پروردگار کا فضل ہے۔)
- مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ (یہ کفر و ایمان کے درمیان ڈانوا ڈول ہیں)
- لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ (نہ پورے طور پر ان (مسلمانوں) کی طرف ہیں، نہ ان (کافروں) کی طرف۔)

سبق نمبر: ۱۳

{ذٰلِكَ الْكِتٰبُ} [معرفہ نکرہ]

آیت:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ۛ

ترجمہ:

یہ کتاب۔

اس آیت کریمہ میں ذٰلِكَ اور الْكِتٰبُ دونوں عربی گرامر کی رو سے معرفہ ہیں۔

معرفہ:

وہ اسم جو کسی ایک متعین فرد کے لیے بولا جائے جیسے کسی انسان کا نام۔

نکرہ:

وہ لفظ جو معرفہ نہ ہو۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

(۱) عَلَم (نام) جیسے اسامۃ

(۲) ضمیر جیسے ھُوَ

(۳) اسمِ اشارہ جیسے ذالک

(۴)اسمِ موصول جیسے الذی

(۵)وہ لفظ جس پر الف لام ہو جیسے الکتاب

(٦)وہ لفظ جو منادیٰ ہو جیسے یا رجلُ

(۷)وہ لفظ کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو جیسے صراط الذین انعمت علیھم اس آیت میں صراط معرفہ ہے کیونکہ الذین کا مضاف ہے اور الذین معرفہ ہے کیونکہ اسم موصول ہے۔

جو لفظ ان سات میں سے کسی بھی قسم میں شامل نہ ہو وہ نکرہ کہلاتا ہے۔

ہم نے موصوف صفت کے سبق میں یہ پڑھا تھا کہ ان دونوں کا معرفہ و نکرہ میں ایک ہونا ضروری ہے، اب الحمدللہ ہم نے معرفہ نکرہ کو بھی سمجھ لیا۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں معرفہ اور نکرہ کی نشان دہی کریں:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔)
- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو روزِ جزا کا مالک ہے۔)
- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہہ دو، بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔)
- اَللّٰهُ الصَّمَدُ (اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔)
- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (اور اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔)
- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ (اور ان جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں۔)
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)
- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (کہو کہ: میں پناہ مانگتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی۔)
- مَلِكِ النَّاسِ (سب لوگوں کے بادشاہ کی۔)
- اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)

سبق نمبر: ۱۴

{لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ} [لائے نفی جنس]

آیت:

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ

ترجمہ:

اس میں کوئی شک نہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں لَا عربی گرامر کی رو سے لائے نفیِ جنس ہے۔

لائے نفیِ جنس:

وہ حرف جو اپنے بعد والی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے۔ جیسے اس آیت کریمہ میں لفظ لا نے قرآن کریم سے جنسِ ریب کی نفی کر دی۔ یعنی اس کتاب میں کسی قسم کے شک کا کوئی شائبہ تک نہیں ہے۔

لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، مبتدا کو لَا کا اسم اور خبر کو لَا کی خبر کہتے ہیں۔

لائے نفیِ جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ (کوئی مرد کھڑا نہیں ہے۔)

لائے نفیِ جنس کے اسم کی تین صورتیں ہیں:

(۱) اسم مضاف ہو:

جیسے: لَا غُلَامَ زَيْدٍ ذَهِيْنٌ (زید کا کوئی غلام ذہین نہیں)

(۲) اسم مشابہ مضاف ہو:

مشابہ مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف تو نہ ہو لیکن وہ ایسا کلمہ ہو جو اپنا معنی دینے میں مضاف کی طرح اگلے لفظ کا محتاج ہو۔ جیسے: لَا طَالِعاً جَبَلًا مَوْجُوْدٌ(کوئی بھی پہاڑ پر چڑھنے والا موجود نہیں)

ان دونوں صورتوں میں لائے نفی جنس کا اسم منصوب ہوتا ہے۔

(۳)اسم مفرد نکرہ ہو:

مفرد ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو۔ جیسے: لَا رَجُلَ مَوْجُوْدٌ (کوئی بھی مرد موجود نہیں ہے)

اس صورت میں لائے نفی جنس کا اسم زبر پر مبنی ہو گا۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں لائے نفی جنس کی نشان دہی کریں:

- لَا رَیْبَ فِیْهِ (اس میں کوئی شک نہیں)
- لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ (آج تم پر کوئی ملامت نہیں)
- فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ (حج کے دوران نہ وہ کوئی فحش بات کرے نہ کوئی گناہ نہ کوئی جھگڑا۔)
- لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں۔)
- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔)
- لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ (دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔)
- لَا انْفِصَامَ لَهَا (اس کے ٹوٹنے کا کوئی امکان نہیں۔)
- لَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ (نہ اس سے چھوٹی، نہ بڑی۔)
- لَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ (نہ اس سے کم نہ زیادہ)
- لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ (اس کے پاس کسی قسم کی کوئی دلیل نہیں۔)
- لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ (اس دن ان مجرموں کے لیے کوئی خوشی کا موقع نہیں ہوگا۔)
- لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (جو کچھ علم آپ نے ہمیں دیا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں۔)
- فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (تو (سمجھ لو کہ) تشدد سوائے ظالموں کے کسی پر نہیں ہونا چاہیے۔)
- لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ (آج اللہ کے حکم سے کوئی کسی کو بچانے والا نہیں ہے، سوائے اس کے جس پر وہ ہی رحم فرمادے۔)

سبق نمبر: ۱۵

{ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝ } [مقصور، جمع مذکر سالم]

آیت:

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝

ترجمہ:

ہدایت ہے ڈر رکھنے والوں کے لیے۔

اس آیت میں لفظ هُدًى اسم مقصور ہے جبکہ اَلۡمُتَّقِيۡنَ جمع مذکر سالم ہے اور یہ دونوں اسم متمکن کی ۹ قسموں میں سے دو قسمیں ہیں۔

اسم متمکن:

جس کے آخر میں اعراب بدلتے ہیں۔ جیسے کتابٌ ، کتابًا ، کتابٍ۔

پھر اعراب کی تبدیلی ۹ طرح کی ہوتی ہے لہذا اس اعتبار سے اسم متمکن کی ۹ قسمیں ہیں جن میں سے ایک اسم مقصور اور ایک جمع مذکر سالم بھی ہے۔

اسم مقصور:

وہ اسم جس کے آخر میں الف ہو، جیسے الھُدٰی ، موسیٰ ، العصا۔

اس کی حالتِ رفعی، نصبی اور جری ایک جیسی ہوتی ہے، اسے تقدیری اعراب کہتے ہیں۔

جمع مذکر سالم:

وہ جمع جس کے آخر میں وْنَ یا یْنَ آئے جیسے متقون ، متقین ، مسلمون ، مسلمین۔

اس کی حالتِ رفعی واو کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جری یاء کے ساتھ آتی ہے۔

جیسے: جائنی مسلمون ، رأیتُ مسلِمِیْنَ ، مَرَرْتُ بِمسلِمِیْنَ

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں اسم مقصور اور جمع مذکر سالم کی نشان دہی کریں:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- وَهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ (وہ ایمان والے نہیں ہیں۔)
- اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (یادرکھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں۔)
- وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی (اور یہ بھی سچ ہے کہ آخرت اور دنیا دونوں ہمارے قبضے میں ہیں۔)
- اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ (میری ان دو بیٹیوں میں سے ایک)
- اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ (یقینی طور پر ان کی مدد کی جائے گی۔)
- لَمَجْمُوْعُوْنَ (ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔)
- وَالضُّحٰی (قسم ہے چڑھتے دن کی روشنی کی)
- فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا (پھر اس کے دل میں وہ بات بھی ڈال دی جو اس کے لیے بدکاری کی ہے، اور وہ بھی جو اس کے لیے پرہیزگاری کی ہے۔)
- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ (قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (پیغمبر کو) جھٹلایا۔)
- اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا (جب ان کا سب سے سنگدل شخص اٹھ کھڑا ہوا۔)
- فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْیٰهَا (خبردار! اللہ کی اونٹنی کا اور اس کے پانی پینے کا پورا خیال رکھنا۔)
- وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا (اور اللہ کو اس کے کسی برے انجام کا کوئی خوف نہیں ہے۔)

سبق نمبر:۱۶

{الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ} [جار مجرور]

آیت:

الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ ۞

ترجمہ:

جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں بِالۡغَيۡبِ عربی گرامر کی رو سے جار اور مجرور ہے۔

جار:

وہ لفظ جو اپنے بعد والے لفظ کو مجرور کر دے۔ جار کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حروفِ جارہ

(۲) مضاف

مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی بنتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، یہ ہم تفصیل کے ساتھ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ کے سبق میں پڑھ چکے ہیں۔

حروفِ جارہ:

یہ کل سترہ حروف ہیں:

(۱) بِ (ساتھ/پر/میں)

(۲)تَ(قسم)

(۳)كَ(جیسا)

(۴)لِ(کے لیے)

(۵)وَ(قسم)

(۶)مِنْ(سے)

(۷)عَنْ(بابت)

(۸)فِيْ(میں)

(۹)عَلٰی(پر)

(۱۰)اِلٰی(تک)

(۱۱)حَتّٰی(یہاں تک کہ)

(۱۲)رُبَّ(بعض/بہت سے)

(۱۳)مُذْ(جب سے)

(۱۴)مُنْذُ(جب سے)

(۱۵)حَاشَا(سوائے)

(۱۶)خَلَا(سوائے)

(۱۷)عَدَا(سوائے)

مجرور:

جس لفظ کے شروع میں حرفِ جار ہو یا مضاف ہو وہ مجرور ہوتا ہے اور مجرور ہونے کی تین صورتیں ہیں:

(۱) ی کے ساتھ جیسے بالمؤمنین

(۲) زیر کے ساتھ جیسے بالمؤمنِ

(۳) زبر کے ساتھ جیسے بِاَحمدَ

پھر ی کے ساتھ مجرور ہونے والے الفاظ کی سات قسمیں ہیں:

(۱) چھ الفاظ (اب ، اخ ، حم ، ھن ، فم ، ذو) جب یہ مضاف ہوں جیسے بِاَبیكَ (آپ کے والد کے ساتھ)

(۲) تثنیہ، جیسے رَجُلَیْنِ

(۳) اِثْنَانِ (دو مذکر)، اِثْنَتَانِ (دو مؤنث)

(۴) کِلاھما (دونوں مذکر)، کِلتاھما (دونوں مؤنث)

(۵) جمع مذکر سالم

(۶) اُولُوْا (والے)

(۷) عِشْرُوْنَ (بیس) سے تِسْعُوْنَ (نوے) تک

ان کے علاوہ تمام الفاظ کے مجرور ہونے کی حالت زیر کے ساتھ ہوتی ہے سوائے غیر منصرف کے کہ اس کی حالتِ جری زبر کے ساتھ ہوتی ہے۔

غیر منصرف ان شاء اللہ ہم آگے کسی سبق میں پڑھ لیں گے۔

کام

درجِ ذیل آیات میں سے جار اور مجرور کی تعیین کریں اور یہ بھی بتائیں کہ جر ''ی'' کے ساتھ ہے یا زبر یا زیر کے ساتھ:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔)
- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔)
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)
- مَلِكِ النَّاسِ (سب لوگوں کے بادشاہ کی۔)
- اِلٰهِ النَّاسِ (سب لوگوں کے معبود کی۔)
- الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)
- مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (چاہے وہ جنات میں سے ہو، یا انسانوں میں سے۔)
- وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہ دوزخ والے لوگ ہیں۔)
- وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (وہ ایمان والے نہیں ہیں۔)
- فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ (ان کے دلوں میں روگ ہے۔)
- كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (جیسے کھایا ہوا بھوسا)
- فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (لمبے چوڑے ستونوں میں)
- كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح)
- كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح)

سبق نمبر: ۱۷

{وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ} [حروفِ اصلیہ]

آیت:

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ۝

ترجمہ:

اور نماز قائم کرتے ہیں۔

اس آیت میں يُقِيْمُوْنَ کے حروفِ اصلیہ ق و م ہیں جبکہ الصَّلٰوةَ کے حروفِ اصلیہ ص ل و ہیں۔

حروفِ اصلیہ:

عربی زبان کے تقریباً تمام الفاظ میں کچھ حروف اصلی ہوتے ہیں باقی سب زائد ہوتے ہیں، جیسے کتاب، کاتب، مکتوب، مکتب، مکتبہ اور کتبہ میں ک ت ب حروفِ اصلیہ ہیں اور باقی حروف زائد ہیں۔

حروفِ اصلیہ کو پہچاننے کے تین طریقے:

پہلا طریقہ:

لفظ کا تین حرفی ایسا لفظ بنائیں جو مشہور ہو اور اس میں معنویت بھی یہی والی موجود ہو جیسے **تعلیم** سے تین حرفی لفظ **علم** ہے اور **معاملہ** سے **عمل** تو بس یہی تین حروف ان کے حروفِ اصلیہ ہیں۔

دوسرا طریقہ:

حروفِ زوائد دس ہیں جن کا مجموعہ ہے: **سَأَلْتُمُوْنِيْهَا**، تو جو حرف ان میں سے نہ ہو وہ لازما اصلی حرف ہوگا، جیسے **منفرد** لفظ کے اندر "ف ر د" ایسے ہیں جو **سَأَلْتُمُوْنِيْهَا** میں سے نہیں ہیں، لہٰذا یہ تینوں **منفرد** کے حروفِ اصلیہ ہیں۔

اگرچہ یہ طریقہ ہر لفظ میں کام نہیں آتا، مگر اکثر کام آجاتا ہے۔

تیسرا طریقہ:

ثلاثی مجرد سے ماضی مطلق کا سب سے پہلا صیغہ بنائیں، اس میں جتنے اور جو حروف ہوں گے وہ سب اصلی ہوں گے، جیسے کتاب کے حروفِ اصلیہ ک ت ب ہیں کہ اس کا ماضی کا پہلا صیغہ **کَتَبَ** ہے، اسی طرح **یُقِیْمُوْنَ** کا ماضی کا پہلا صیغہ **قَامَ** ہے جو کہ اصل میں **قَوَمَ** تھا، لہٰذا اس کے حروفِ اصلیہ ق و م ہیں۔ مگر یہ طریقہ فقط علم الصرف سے واقفیت رکھنے والوں کے لیے مفید ہے۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ کے خط کشیدہ الفاظ کے حروفِ اصلیہ کی نشان دہی کریں:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔)
- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو روزِ جزا کا مالک ہے۔)
- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)
- الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (وہ وسوسہ ڈالنے والا جو پیچھے کو چھپ جاتا ہے۔)
- الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)
- ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (یہ کتاب)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (اور وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (اور وہ بخشنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔)
- وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)
- وَهِيَ ظَالِمَةٌ (اور وہ ظالمہ ہے۔)
- وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔)

سبق نمبر: ۱۸

{وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ} [ماضی حال مستقبل]

آیت:

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

ترجمہ:

اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے (اللہ کی خوشنودی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں رَزَقْنَا عربی گرامر کی رو سے فعل ماضی ہے جبکہ يُنْفِقُوْنَ فعل مضارع ہے جو کہ حال کے معنی بھی دیتا ہے اور مستقبل کے معنی بھی۔

زمانے تین ہیں:

ماضی: گزرا ہوا زمانہ، جیسے: رَزَقْنَا (ہم نے رزق دیا)

حال: موجودہ زمانہ

مستقبل: آئندہ زمانہ

مضارع: وہ فعل جو حال اور مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے۔ جیسے يُنْفِقُوْنَ (حال کا ترجمہ: وہ خرچ کرتے ہیں، مستقبل کا ترجمہ: وہ خرچ کریں گے۔)

ماضی اور مضارع کو بنانے کا مکمل طریقہ ہم ان شاء اللہ آئندہ اسباق میں پڑھ لیں گے، اس سبق میں بس سمجھنا مقصود ہے کہ زمانے تین ہیں، ماضی کے لیے عربی کا الگ لفظ بنتا ہے جبکہ حال اور مستقبل کے لیے مضارع کا لفظ بنتا ہے۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ کا ترجمہ دیکھ کر ماضی اور مضارع کے الفاظ کی نشان دہی کریں:

- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔)
- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔)
- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)
- الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)
- سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (وہ بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔)
- الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ (جس نے مال اکٹھا کیا ہو اور اسے گنتا رہتا ہو۔)
- اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (وہ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے)
- اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حاصل کرنے کی ہوس نے تمھیں غلفت میں ڈال رکھا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔)
- رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے۔)
- اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی (کیا اس نے تمھیں یتیم نہیں پایا تھا، پھر ٹھکانا دیا؟)
- وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی (اور تمھیں راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا۔)
- وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی (اور تمھیں نادار پایا تو غنی کر دیا۔)
- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے وہ لوگ جو ایمان لائے۔)
- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (اے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔)
- لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (جو کچھ علم آپ نے ہمیں دیا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں۔)
- اِلَّا مَنْ رَّحِمَ (سوائے اس کے جس پر اس نے رحم کیا۔)

سبق نمبر: ۱۹

{ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ } [مہموز]

آیت:

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ ۞

ترجمہ:

اور جو اس (وحی) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی۔

اس آیتِ کریمہ میں یُؤْمِنُوْنَ عربی گرامر کی رو سے مہموز ہے۔

مہموز:

حروف اصلیہ میں حرف علت یا ہمزہ وغیرہ ہونے نہ ہونے لحاظ سے لفظ کی سات قسمیں ہیں جنھیں ہفت اقسام کہتے ہیں۔ان سات میں سے قسم مہموز ہے۔ مہموز اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف ہمزہ (ء) ہو، جیسے أخذ ، سأل ، قرأ۔

یُؤْمِنُوْنَ کے حروفِ اصلیہ ء م ن ہیں، اس لیے یہ بھی مہموز ہے۔

مہموز کی تین اقسام:

اگر ف کلمے میں ء ہو تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے یُؤْمِنُوْنَ اور اگر ع کلمے میں ء ہو تو اسے مہموز العین کہتے ہیں جیسے سأل اور سؤال اور اگر ل کلمے میں ء ہو تو اسے مہموز اللام کہتے ہیں جیسے قرأ اور قرآن۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام کی نشان دہی کریں:

- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہہ دو، بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔)
- اِلٰهِ النَّاسِ (سب لوگوں کے معبود کی۔)
- وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (وہ ایمان والے نہیں ہیں۔)
- اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (کیا اس نے تمھیں یتیم نہیں پایا تھا، پھر ٹھکانا دیا؟)
- وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى (اور یہ بھی سچ ہے کہ آخرت اور دنیا دونوں ہمارے قبضے میں ہیں۔)
- كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (جیسے کھایا ہوا بھوسا)
- اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (وہ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے)
- ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔)
- اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (جو لوگ بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں)
- مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ (جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔)
- وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ (اور جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا۔)
- وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ (اور تم میں سے جو دو مرد بدکاری کا ارتکاب کریں)
- وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ (اور جو عورتیں ماہواری آنے سے مایوس ہو چکی ہوں۔)
- وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ (اور اس میں بڑا امتحان تھا۔)
- وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (اور تمھیں نادار پایا تو غنی کر دیا۔)
- لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ (آج اللہ کے حکم سے کوئی کسی کو بچانے والا نہیں ہے، سوائے اس کے جس پر وہ ہی رحم فرمادے۔)

سبق نمبر: ۲۰

{وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ} [صحیح]

آیت:

وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ

ترجمہ:

اوراس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی۔

اس آیتِ کریمہ میں اُنۡزِلَ اور قَبۡلِ عربی گرامر کی رو سے ہفت اقسام میں سے صحیح ہیں۔

ہفت اقسام:

ہفت کا مطلب ہے سات اور اقسام کا مطلب ہے قسمیں۔

حروفِ اصلیہ کے لحاظ سے الفاظ کی سات قسمیں ہیں:

(۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مضاعف (۴) مثال (۵) اجوف (۶) ناقص (۷) لفیف

ان میں سے صحیح اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ حرف علت ہو نہ ہمزہ ہو نہ کسی حرف کی تکرار ہو جیسے اس آیت میں اُنۡزِلَ کے حروفِ اصلیہ ''ن ز ل'' ہیں جبکہ قَبۡلِ کے حروفِ اصلیہ ''ق ب ل'' ہیں، لہذا یہ دونوں الفاظ ہفت اقسام میں سے صحیح ہیں۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے صحیح کی نشان دہی کریں:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ (جو روزِ جزا کا مالک ہے۔)
- اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (یہ کتاب)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (اور وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (اور وہ بخشنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔)
- وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)
- وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (اور وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔)
- وَهِیَ ظَالِمَةٌ (اور وہ ظالمہ ہے۔)
- وَهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- وَهُمْ كُفَّارٌ (اور وہ لوگ کافر ہیں۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہ دوزخ والے لوگ ہیں۔)
- ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ (اللہ ایک مثال دیتا ہے کہ دو آدمی ہیں۔۔۔)
- فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ (ان کے دلوں میں روگ ہے۔)
- اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (یاد رکھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں۔)

سبق نمبر: ۲۱

{وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ} [مثال]

آیت:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ:

اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں يُوْقِنُوْنَ عربی گرامر کی رو سے مثال ہے۔

مثال:

وہ لفظ جس کاف کلمہ واو یا یاء ہو، اگر واو ہو تو اسے مثالِ واوی کہتے ہیں جیسے وعدہ ، واحد ، وجدان ، والد، موجود اور اگر یاء ہو تو اسے مثالِ یائی کہتے ہیں، جیسے یقین ، یاسر ، ایمن ، یسری ، یمنی۔

يُوْقِنُوْنَ مثال یائی ہے کیونکہ یہ یقین سے ہے، اصل میں يُيْقِنُوْنَ، تعلیل کر کے اسے يُوْقِنُوْنَ کر دیا گیا۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے مثال واوی اور مثال یائی کی نشان دہی کریں:

- لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔)
- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)
- وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (اور وہ بخشنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔)
- نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ (اللہ کی سلگائی ہوئی آگ)
- وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا. فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا (قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپ ہانپ کر دوڑتے ہیں۔ پھر جو (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں اڑاتے ہیں۔)
- اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی (کیا اس نے تمھیں یتیم نہیں پایا تھا، پھر ٹھکانا دیا؟)
- وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی (اور تمھیں راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا۔)
- وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی (اور تمھیں نادار پایا تو غنی کردیا۔)

سبق نمبر: ۲۲

{وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ} [یوقنون کی تعلیل]

آیت:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ:

اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں یُوْقِنُوْنَ کے اندر تعلیل ہوئی ہے۔

تعلیل:

کسی قاعدے کی رو سے حرفِ علت میں تبدیلی کرنا۔

یُوْقِنُوْنَ کی تعلیل:

یُوْقِنُوْنَ اصل میں یُیْقِنُوْنَ تھا، قاعدہ یہ ہے کہ جب یاء ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف کی حرکت پیش ہو تو یاء کو واو سے بدل دیتے ہیں، لہذا یُیْقِنُوْنَ میں چونکہ دوسری ی ساکن ہے اور اس پہلے والے حرف پر پیش ہے اس لیے اس ی کو واو سے بدل دیا تو یہ یُوْقِنُوْنَ ہو گیا۔

نوٹ:

اسی طرح جب واو ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف کی حرکت زیر ہو تو واو کو یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے اِوْجَلْ سے اِیْجَلْ۔

(الف) اِیْجَلْ کی تعلیل لکھ کر پیش کریں۔

(ب) قرآن کریم سے ایسا لفظ تلاش کریں جس میں یہ تعلیل ہوئی ہو۔

سبق نمبر: ۲۳

{أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ} [ضمیر]

آیت:

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۞

ترجمہ:

یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے پروردگار کی طرف سے صحیح راستے پر ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں أُولٰٓئِكَ اور هِمْ عربی گرامر کی رو سے غیر متمکن ہیں۔

غیر متمکن:

وہ اسم جو مبنی ہو، یعنی جس کا آخر کبھی تبدیل نہ ہوتا ہو۔

غیر متمکن کی ۸ قسمیں ہیں:

(۱) اسم اشارہ (ہم پڑھ چکے)

(۲) اسم موصول (ہم پڑھ چکے)

(۳) ضمیر

(۴) اسم صوت

(۵) اسم فعل

(۶) اسم ظرف

(۷)اسم کنایہ

(۸)مرکب بنائی

ان آٹھ میں سے پہلی دو قسمیں ہم اسی کورس میں پڑھ چکے ہیں، وہاں ہم نے سمجھ لیا تھا کہ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ ہے۔

اس سبق میں ضمیر کو سمجھتے ہیں۔

وہ، تو، تم، میں، ہم، ان الفاظ کو ضمیر کہتے ہیں۔

عربی میں ضمیریں دو طرح کی ہیں:

(۱)الگ لکھی جانے والی

(۲)اسم، فعل یا حرف کے ساتھ مل کر آنے والی ضمیریں

(۱)الگ لکھی جانے والی:

هُوَ-وہ ایک مرد

هُمَا-وہ دو مرد

هُمْ-وہ سب مرد

هِيَ-وہ ایک عورت

هُمَا-وہ دو عورتیں

هُنَّ-وہ وہ سب عورتیں

اَنْتَ-تو ایک مرد

اَنْتُمَا-تم دو مرد

اَنْتُمْ-تم سب مرد

اَنْتِ-تو ایک عورت

اَنْتُمَا- تم دو عورتیں

اَنْتُنَّ- تم سب عورتیں

اَنَا- میں

نَحْنُ- ہم

(۲)اسم، فعل یا حرف کے ساتھ مل کر آنے والی ضمیریں:

ہٗ-اس ایک مرد (کو/کا/کی/کے)

ھُمَا-ان دو مردوں (کو/کا/کی/کے)

ھُمْ-ان سب مردوں (کو/کا/کی/کے)

ھَا-اس ایک عورت (کو/کا/کی/کے)

ھُمَا-ان دو عورتوں (کو/کا/کی/کے)

ھُنَّ-ان سب عورتوں (کو/کا/کی/کے)

كَ- تجھ ایک مرد (کو/کا/کی/کے)

كُمَا- تم دو مردوں (کو/کا/کی/کے)

كُمْ- تم سب مردوں (کو/کا/کی/کے)

كِ- تجھ ایک عورت (کو/کا/کی/کے)

كُمَا- تم دو عورتوں (کو/کا/کی/کے)

كُنَّ- تم سب عورتوں (کو/کا/کی/کے)

یْ- مجھ کو/میرا/میری/میرے

نَا- ہم کو/ہمارا/ہماری/ہمارے

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں ضمیروں کی نشان دہی کریں:

- اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہہ دو، بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔)
- وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ (اور وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔)
- وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ (اور وہ بخشنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔)
- اَنَا يُوۡسُفُ (میں یوسف ہوں۔)
- وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ (اور وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔)
- وَهِىَ ظَالِمَةٌ (اور وہ ظالمہ ہے۔)
- وَهُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ (اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمشہ رہیں گے۔)
- وَهُمۡ كُفَّارٌ (اور وہ لوگ کافر ہیں۔)
- وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ (وہ ایمان والے نہیں ہیں۔)
- اَلَآ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ (یاد رکھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں۔)
- اَلَآ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ (اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بے وقوف ہیں۔)
- وَلَهُمۡ فِيۡهَآ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔)
- هٰٓاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ (دیکھو یہ تم ہی تو ہو۔)
- لَا رَيۡبَ فِيۡهِ (اس میں کوئی شک نہیں)
- لَا تَثۡرِيۡبَ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ (آج تم پر کوئی ملامت نہیں)

سبق نمبر: ۲۴

{وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ} [مرفوعات]

آیت:

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞

ترجمہ:

اور یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں اُولٰٓئِكَ، هُمُ اور الْمُفْلِحُوْنَ تینوں عربی گرامر کی رو سے مرفوع ہیں۔

مرفوع کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) مبتدا (جیسے اس آیت میں اُولٰٓئِكَ)، یہ ہم نے سبق نمبر (۱) میں پڑھ لیا۔

(۲) خبر (جیسے اس آیت میں الْمُفْلِحُوْنَ)، یہ ہم نے سبق نمبر (۱) میں پڑھ لیا۔

(۳) فاعل (جیسے رَزَقْنَا میں نَا)، یہ ہم نے سبق نمبر (۷) میں پڑھ لیا۔

(۴) نائب فاعل (جیسے رُزِقْنَا میں نَا)، فعل اگر مجہول ہو تو مفعول کو فائل کا نائب بنا کر مرفوع کر دیتے ہیں، اسی کو نائبِ فاعل کہتے ہیں۔

(۵) حروفِ مشبہ بفعل کی خبر، یہ ہم سبق نمبر (۲۵) میں پڑھیں گے ان شاءاللہ۔

(۶) لائے نفیِ جنس کی خبر، یہ ہم نے سبق نمبر (۱۴) میں پڑھ لیا۔

(۷) ما ولا مشابہ بلیس کا اسم، یہ ہم سبق نمبر (۳۴) میں پڑھیں گے ان شاءاللہ۔

(۸) افعالِ ناقصہ کا اسم، یہ ہم سبق نمبر (۳۴) میں پڑھیں گے ان شاءاللہ۔

جو لفظ مرفوع ہو اس کی چار صورتیں ہیں:

(۱) آخر میں واو کا اضافہ جیسے اَبُوْكَ، مُسْلِمُوْنَ، اوپر پیش کردہ آیتِ مبارکہ میں اَلْمُفْلِحُوْنَ اسی قبیل سے ہے۔

(۲) آخر میں الف کا اضافہ جیسے رَجُلَانِ (دو مرد)۔

(۳) آخر میں پیش جیسے زَیْدٌ.

(۴) بغیر تبدیلی کے، جیسے اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں (جیسے ھُوَ) یا وہ لفظ جس کے آخر میں الف ہو (جیسے مُوْسیٰ) یا یائے متکلم ہو (جیسے رَبِّیْ) یا یائے ساکنہ ہو (جیسے الدَّاعِیْ)۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں مرفوعات کی نشان دہی کریں:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہہ دو، بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔)
- اَللّٰهُ الصَّمَدُ (اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔)
- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (اور اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔)
- ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (یہ کتاب)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (اور وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔)
- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (اور وہ بخشنے والا بہت محبت کرنے والا ہے۔)
- وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ (اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)
- اَنَا يُوْسُفُ (میں یوسف ہوں۔)
- وَهٰذَا اَخِیْ (اور یہ میرا بھائی ہے۔)
- اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔)
- وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ (اور وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔)
- وَهِیَ ظَالِمَةٌ (اور وہ ظالمہ ہے۔)
- وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔)
- وَهُمْ كُفَّارٌ (اور وہ لوگ کافر ہیں۔)
- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہ دوزخ والے لوگ ہیں۔)
- فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (ان کے دلوں میں روگ ہے۔)

سبق نمبر:۲۵

{اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۞} [حروفِ مشبہ بفعل]

آیت:

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۞(بقرۃ:٦)

ترجمہ:

بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر اپنا لیا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں اِنَّ حروفِ مشبہ بفعل میں سے ہے۔

حروفِ مشبَّہ بفعل:

یہ کل چھ حروف ہیں:

اِنَّ (بے شک)

اَنَّ (کہ)

کَاَنَّ (گویا)

لٰکِنَّ (لیکن)

لَیۡتَ (کاش)

لَعَلَّ (شاید)

یہ حروف جملہ اسمیہ سے پہلے آتے ہیں اور خبر کو تو مرفوع ہی رہنے دیتے ہیں، مگر مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں، جیسے زیدٌ قائمٌ جملہ اسمیہ ہے،اس کے شروع میں اِنَّ لگادیں تو زید منصوب ہو جائے گا اور یوں پڑھیں گے :اِنَّ زیدًا قائمٌ (بے شک زید کھڑا ہے۔)

اِنَّ زیدًا قائمٌ کی ترکیب یوں ہو گی:

اِنَّ حرفِ مشبہ بہ فعل، زیدًا اس کا اسم اور قائمٌ اس کی خبر۔

وعلیٰ ھٰذا القیاس باقی پانچ بھی سمجھ لیں۔

اس آیتِ کریمہ میں اَلَّذِیْنَ اسم موصول اپنے صلے (کَفَرُوْا) سے مل کر اِنَّ کا اسم ہے، چونکہ اَلَّذِیْنَ اسمِ غیر متمکن اور مبنی ہے اس لیے اس کا منصوب ہونا ظاہر نہیں ہو رہا۔

کام

درجِ ذیل آیات سے حروفِ مشبہ بفعل کی نشان دہی کریں:

- وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی (اور یہ بھی سچ ہے کہ آخرت اور دنیا دونوں ہمارے قبضے میں ہیں۔)
- اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ (اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بے وقوف ہیں۔)
- اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (یادرکھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں۔)
- اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (یقینا اس کی مدد کی جائے۔)
- اِنَّھُمْ لَھُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ (یقینی طور پر ان کی مدد کی جائے گی۔)
- وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَھُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِھِمْ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(اور (یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اس طرح اٹھادیا تھا جیسے وہ کوئی سائبات ہو اور انہیں یہ گمان ہو گیا تھا کہ وہ ان کے اوپر گرنے ہی والا ہے (اس وقت ہم نے حکم دیا تھا کہ) ہم نے تمہیں جو کتاب دی ہے اسے مضبوطی سے تھامو اور اس کی باتوں کو یاد کرو، تاکہ تم تقوی اختیار کر سکو۔)

- یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَھُمْ (کاش میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوتا۔)
- وَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّھُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا ھُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّھُمْ قَوْمٌ یَّفْرَقُوْنَ (یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں، بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں۔)
- اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۞ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۞ اِنَّ شَانِئَكَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۞

(اے پیغمبر) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دی ہے۔ ۞ لہذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو، اور قربانی کرو۔ ۞ یقین جانو تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔ ۞

سبق نمبر: ۲۶

{سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ} [سَوَاءٌ کی تعلیل]

آیت:

سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ۞

ترجمہ:

ان کے حق میں برابر کہ۔۔۔

اس آیتِ کریمہ میں لفظ سَوَآءٌ میں تعلیل ہوئی ہے۔

تعلیل:

لفظ کے اندر صرفی قاعدے کے تحت کسی بھی طرح کی تبدیلی کو تعلیل کہتے ہیں۔

دُعَاءٌ کا قاعدہ:

قاعدہ ہے کہ جو واو یا یاء لفظ کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے الفِ زائدہ ہو تو اس واو یا یاء کو ء سے بدل دیتے ہیں جیسے دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ اور عِشَایٌ سے عِشَاءٌ۔

سَوَاءٌ کی تعلیل:

لفظ سَوَاءٌ اصل میں سَوَایٌ تھا، یاء واقع ہوئی الفِ زائدہ کے بعد لفظ کے آخر میں، لہٰذا یاء کو ء سے بدل دیا، سَوَاءٌ ہو گیا۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے ایسے الفاظ تلاش کریں جن میں دُعَآءٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہو:

1. وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ (اور اس میں بڑا امتحان تھا۔)
2. اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ (بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر اپنا لیا ہے ان کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں۔)
3. اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا، اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے تمہارے رزق کے طور پر پھل نکالے، لہذا اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ جبکہ تم (یہ سب باتیں) جانتے ہو۔)
4. وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ (اور خون خرابہ کرے گا۔)
5. بَلْ اَحْیَآءٌ (دراصل وہ زندہ ہیں۔)
6. وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً (اور جن لوگوں نے کفر کو اپنا لیا ہے ان (کو حق کی دعوت دینے) کی مثال کچھ ایسی ہے جیسے کوئی شخص ان (جانوروں) کو زور زور سے بلائے جو ہانک پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔)

سبق نمبر: ۲۷

{ءَاَنۡذَرۡتَھُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡھُمۡ} [ہمزہ کے معانی]

آیت:

ءَاَنۡذَرۡتَھُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡھُمۡ ۞ (بقرہ:۶)

ترجمہ:

چاہے آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔

اس آیتِ کریمہ میں ء برائے تسویہ استعمال ہوا ہے۔

ء کے تین معانی ہیں:

(۱) استفہام (کیا)، جیسے اَلَمۡ نَشۡرَحۡ (کیا ہم نے نہیں کھولا)

(۲) نداء (اے)، جیسے أَبُنَيَّ (اے میرے بیٹے!)

(۳) تسویہ (برابر)، جیسے ءَأَنۡذَرۡتَھُمۡ أَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡھُمۡ (برابر ہے کہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔)

ء کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ہمزۂ قطعی (جو درمیانِ کلام میں نہیں گرتا)

(۲) ہمزۂ وصلی (جو درمیانِ کلام میں گر جاتا ہے)

ہمزۂ وصلی چھ طرح کے الفاظ میں ہوتا ہے، تین اسماء میں سے، دو افعال میں سے اور ایک حروف میں سے:

(۱)مزید فیہ کے مصادر سوائے باب اِفعال کے۔

(۲)سات الفاظ (ابن ، ابنة ، امرء ، امرأة ، اثنان ، اثنتان ، اسم)

(۳)اسم موصول

(۴)مزید فیہ کے ماضی میں سوائے باب افعال کے

(۵)مزید فیہ کے امر میں سوائے باب افعال کے

(۶)لام تعریف کا ہمزہ

ان چھ کے علاوہ باقی سب ہمزۂ قطعی ہوتے ہیں۔

کام

قرآن کریم سے ء کی نشان دہی کریں۔

سبق نمبر: ۲۸

{لَا يُؤْمِنُوْنَ} [رَأْسٌ کا قاعدہ]

آیت:

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞

ترجمہ:

وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اس آیتِ کریمہ میں لَا يُؤْمِنُوْنَ عربی گرامر کی رو سے مہموز الفاء ہے اور اسے رَأْسٌ کے قاعدے کے مطابق لَا يُوْمِنُوْنَ بھی کہہ سکتے ہیں۔

رَأْسٌ کا قاعدہ:

یہ قاعدہ پہلے بھی ہم پڑھ چکے ہیں، اب دوبارہ پڑھ لیتے ہیں تاکہ اچھی طرح یاد ہو جائے کہ جو ہمزہ ساکن ہو اور اس سے پہلے ہمزہ نہ ہو وہ اپنے سے پہلے والے حرف کی حرکت کے مطابق تبدیل ہو جاتا ہے۔

جیسے: رَأْسٌ سے رَاسٌ اور ذِئْبٌ سے ذِيْبٌ

مزید مثالیں:

مأكول ، مؤصدة ، يؤتى ، يأكلون ، يأتى ، فأت ، بئسما ، يؤتون ، تأكل

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں ایسے الفاظ کی نشان دہی کریں جن میں رَأْسٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہو:

سبق نمبر: ۲۹

{خَتَمَ اللّٰهُ} [فعل ماضی]

آیت:

خَتَمَ اللّٰهُ ۞(البقرۃ:۷)

ترجمہ:

اللہ نے مہر لگادی ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں خَتَمَ عربی گرامر کی رو سے فعل ماضی ہے۔

فعل اس لفظ کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کو ماضی، حال یا مستقبل میں سے کسی زمانے میں ظاہر کیا جائے۔

ماضی: فَعَلَ (اس نے کیا)

حال: یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے)

مستقبل: یَفْعَلُ (وہ کرے گا)

جس طرح فَعَلَ فعلِ ماضی ہے اسی طرح خَتَمَ بھی فعل ماضی ہے۔

فعلِ ماضی کی مزید مثالیں:

خَتَمَ (اس نے مہر لگائی)

نَصَرَ (اس نے مدد کی)

جَعَلَ (اس نے بنایا)

خَلَقَ (اس نے پیدا کیا)

حَسَدَ (اس نے حسد کیا)

عربی گرامر میں ہر فعل کے چودہ الفاظ بنتے ہیں جنھیں صیغے بھی کہتے ہیں، چھ صیغے غائب کے، چھ حاضر کے اور دو متکلم کے۔

فعل ماضی کی گردان:

خَتَمَ = اس ایک مرد نے مہر لگائی

خَتَمَا = ان دو مردوں نے مہر لگائی

خَتَمُوْا = ان سب مردوں نے مہر لگائی

خَتَمَتْ = اس ایک عورت نے مہر لگائی

خَتَمَتَا = ان دو عورتوں نے مہر لگائی

خَتَمْنَ = ان سب عورتوں نے مہر لگائی

خَتَمْتَ = تو ایک مرد نے مہر لگائی

خَتَمْتُمَا = تم دو مردوں نے مہر لگائی

خَتَمْتُمْ = تم سب مردوں نے مہر لگائی

خَتَمْتِ = تو ایک عورت نے مہر لگائی

خَتَمْتُمَا = تم دو عورتوں نے مہر لگائی

خَتَمْتُنَّ = تم سب عورتوں نے مہر لگائی

خَتَمْتُ = میں نے مہر لگائی

خَتَمْنَا = ہم نے مہر لگائی

ہر صیغے کی تمام تفصیلات کو ترجمے اور آخر کی بدلتی علامات سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے فعل ماضی کی نشان دہی کریں:

- مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ (ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔)
- وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)

سبق نمبر: ۳۰

{عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ} [اقسامِ جمع]

آیت:

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ (بقرہ:۷)

ترجمہ:

ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر۔

اس آیتِ کریمہ میں قُلُوْب جمع مکسر ہے اور سمع واحد ہے۔

واحد تثنیہ جمع تو ہم پڑھ چکے ہیں، اس آیت کے تحت ہم جمع کی اقسام سمجھیں گے۔

جمع کی دو تقسیمیں ہیں:

پہلی تقسیم:

جمع مکسر: وہ جمع جس میں واحد کا وزن ٹوٹ جائے، جیسے کتاب کی جمع کتب

جمع سالم: وہ جمع جس میں واحد کا وزن سلامت رہے، جیسے مسلم کی جمع مسلمونَ

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: جمع مذکر سالم جیسے مسلمون اور جمع مؤنث سالم جیسے مسلمات

دوسری تقسیم:

جمع قلت: وہ جمع جس میں تین سے دس تک کا عدد مراد ہو۔

جمع کثرت: وہ جمع جس میں دس یا دس سے زیادہ افراد مراد ہوں۔

جمع قلت کے چھ اوزان ہیں:

(1) اَفعال: جیسے اقوال

(2) اَفعُل: جیسے انجم

(3) اَفعِلة: جیسے امثلة

(4) فِعلة: جیسے غِلمة

(5) جمع مذکر سالم بغیر الف لام جیسے مسلمون

(6) جمع مؤنث سالم بغیر الف لام جیسے مسلمات

جمع قلت کے علاوہ جمع کے جتنے بھی اوزان ہیں وہ سب جمع کثرت کے ہیں۔

نوٹ(۱):

جمع سالم پر اگر الف لام داخل ہو تو وہ جمع کثرت ہوتی ہے جیسے المسلمون، المسلمات

نوٹ(۲):

کبھی جمع قلت اور کثرت ایک دوسرے کے لیے بھی استعمال ہو جاتے ہیں۔ اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے جمع کی نشان دہی اور یہ بھی بتائیں کہ یہ جمع کی کونسی قسم ہے:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ (اور ان جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں۔)

سبق نمبر: ۳۱

{وَعَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ} [محذوف خبر]

آیت:

وَعَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ۝ (بقرہ:۷)

ترجمہ:

اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں غِشَاوَةٌ مبتدا ہے مگر آیت میں اس مبتدا کی خبر موجود نہیں ہے، نیز مبتدا نکرہ ہے حالانکہ مبتدا تو معرفہ ہوتا ہے۔

جب مبتدا کی خبر نہ ہو تو اسے کہتے ہیں کہ خبر محذوف ہے یعنی کلام سے حذف کر دی گئی ہے، جیسے فِي الدَّارِ رَجلٍ (گھر میں ایک مرد ہے) اس جملے میں رجل مبتدا ہے، خبر محذود ہے اور وہ ہے موجودٌ یعنی رجلٌ مَوْجُودٌ فِي الدَّارِ، گھر میں ایک مرد موجود ہے۔

اسی طرح اس آیت میں بھی معنیٰ کی مناسبت سے خبر محذوف نکالی جائے گی جیسے كَائِنَةٌ عَلٰى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ۔

كَائِنَةٌ کا مطلب ہے ہونے والی یعنی ہے۔

عموماً ثابتٌ، کائنٌ ہی محذوف نکالے جاتے ہیں۔

پھر مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے لیکن جب خبر مبتدا سے پہلے ہو تو مبتدا کو نکرہ بھی لا سکتے ہیں جیسے اس آیت میں خبر ہے كَائِنَةٌ عَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ جو کہ غِشَاوَةٌ پر مقدم ہے۔

اس آیتِ کریمہ کی ترکیب یوں ہو گی:

غِشَاوَةٌ مبتدا ، عَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ جار مجرور مل کر کَائِنَةٌ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کام

قرآن کریم سے مبتدا کی ایسی ہی ایک مثال تلاش کریں اور پھر اس کی ترکیب کریں۔

سبق نمبر: ۳۲

{وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [جملہ اسمیہ کی ترکیب]

آیت:

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۞(بقرہ:۷)

ترجمہ:

اور ان کے لیے زبردست عذاب ہے۔

اس آیت مبارکہ کی ترکیب یہ ہے کہ لَ حرف جار، ھم ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ثَابِتٌ محذوف کے متعلق ہو کر خبر مقدم، عذاب موصوف، الیم صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا موٴخر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح زَيْدٌ قَائِمٌ کی ترکیب یوں ہو گی:

زَيْدٌ مبتدا، قَائِمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں جملہ اسمیہ کی ترکیب کریں:

- اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)
- قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (کہہ دو، بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔)
- اَللّٰہُ الصَّمَدُ (اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔)

سبق نمبر: ۳۳

{وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ} [مذکر مؤنث]

آیت:

وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھۡوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝(انعام: ۳۲)

ترجمہ:

اور دنیوی زندگی تو ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں اور یقین جانو کہ جو لوگ تقوی اختیار کرتے ہیں، ان کے لیے آخرت والا گھر کہیں زیادہ بہتر ہے۔ تو کیا اتنی سی بات تمہاری عقل میں نہیں آتی؟

اس آیتِ کریمہ میں الحیاۃ ، الدنیا اور الدار عربی گرامر کی رو سے مؤنث ہیں جبکہ لھو ، لعب اور خیر مذکر ہیں۔

مذکر مؤنث:

نر کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہتے ہیں، پھر مذکر اور مؤنث جس طرح حقیقی دنیا میں پائے جاتے ہیں جیسے ماں اور باپ، بہن اور بھائی، بیٹی اور بیٹا، بیوی اور شوہر، خالہ اور خالو، مرد اور عورت، گائے اور بیل، مرغی اور مرغا، اسی طرح الفاظ میں بھی تذکیر و تانیث پائی جاتی ہے، جیسے اردو زبان میں نماز مؤنث ہے اور رکوع مذکر ہے، اسی لیے نماز پڑھی اور رکوع کیا کہتے ہیں، نماز پڑھا اور رکوع کی کہنا غلط ہے۔

اسی طرح عربی میں بھی الفاظ کی تذکیر و تانیث پائی جاتی ہے، ان کا سمجھنا اس لیے ضروری ہوتا ہے تاکہ جملہ غلط نہ ہو جائے، اگر لڑکی آئی ہے تو جاءت کہا جائے گا اور اگر لڑکا آیا ہے تو جاء بولیں گے۔

عربی میں جتنے بھی اسماء ہیں ان میں مؤنث کی چار قسمیں ہیں، جو لفظ ان چار میں سے نہ ہو وہ مذکر ہوتا ہے۔

مؤنث کی چار قسمیں:

(۱) جس لفظ کے آخر میں ۃ ہو وہ مؤنث ہے۔ جیسے: **اسامة، ناقة** (اونٹنی)، **غُرفَة** (کمرا)

(۲) جس لفظ کے آخر میں الف اور ہمزہ ہو۔ جیسے: **حمراء** (لال رنگ والی)

(۳) جس لفظ کے آخر میں الف ہو یا ی ہو اور اس پر کھڑا زبر ہو۔ جیسے **بشریٰ، عظمیٰ**

(۴) عربی زبان میں وہ تمام الفاظ بھی مؤنث ہیں جنھیں اہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں، اسے مؤنثِ تقدیری کہتے ہیں، ان کی تعداد کم ہے، یہ وقتاً فوقتاً لغتِ عربی کے طلبہ کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ جیسے: **عَقرَب** (بچھو)، **دار** (گھر)، **شمس** (سورج)، **اَرض** (زمین)

کام

(۱) اس آیت میں جو الفاظ مؤنث ہیں وہ مونث کی کونسی قسم میں سے ہیں؟

(۲) اِن آیاتِ کریمہ میں سے مذکر اور مؤنث کی نشان دہی کریں اور مؤنث کی قسم بھی بتائیں:

- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔)
- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (یہی لوگ کامیاب ہیں۔)

سبق نمبر: ۳۴

{وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰی فٰرِغًا} [افعال ناقصہ اور ما ولا]

آیت:

وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰی فٰرِغًا ؕ اِنۡ کَادَتۡ لَتُبۡدِیۡ بِہٖ لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰی قَلۡبِہَا لِتَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۞

ترجمہ:

ادھر موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار تھا۔ قریب تھا کہ وہ یہ سارا راز کھول دیتیں، اگر ہم نے ان کے دل کو سنبھالا نہ ہوتا، تاکہ وہ (ہمارے وعدے پر) یقین کیے رہیں۔

اس آیت کریمہ میں اَصۡبَحَ اور تَکُوۡنَ دونوں عربی گرامر کی رو سے افعال ناقصہ میں سے ہیں۔

افعالِ ناقصہ:

وہ افعال جو فقط فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہ بنتے ہوں بلکہ فاعل کے بارے میں ایک خبر کی بھی ضرورت ہو۔

جیسے: کَانَ زَیۡدٌ فَقِیۡرًا (زید فقیر تھا)۔

اس مثال میں اگر صرف کان زید (زید تھا) کہا جاتا تو یہ جملہ مکمل نہ ہوتا، لیکن چونکہ فاعل کے بارے میں خبر بھی دے دی گئی ہے، اس لیے یہ مکمل ہو گیا۔

افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کر دیتے ہیں۔

مبتدا کو فعل ناقص کا اسم اور خبر کو فعل ناقص کی خبر کہتے ہیں۔

اوپر کی مثال میں کَانَ فعل ناقص ہے اور زَیْدٌ فعل ناقص کا اسم ہے اور اسی لیے وہ مرفوع ہے اور فقیرًا فعل ناقص کی خبر ہے اور اسی لیے وہ منصوب ہے۔

افعال ناقصہ سترہ ہیں:

۱۔کَانَ ۲۔صَارَ ۳۔ظَلَّ ۴۔بَاتَ ۵۔ أَصْبَحَ ۶۔أَضْحٰی ۷۔أَمْسٰی ۸۔عَادَ ۹۔اٰضَ ۱۰۔غَدَا ۱۱۔رَاحَ ۱۲۔مَا زَالَ ۱۳۔مَا انْفَکَّ ۱۴۔مَا بَرِحَ ۱۵۔مَافَتِیئَ ۱۶۔مَا دَامَ ۱۷۔لَیْسَ

کَانَ:

یہ چار طریقوں سے استعمال ہوتا ہے:

(۱) فعل ناقص کے طور پر جبکہ یہ اپنے فاعل سے مل کر مکمل جملہ نہ بن رہا ہو۔ مثال اوپر گزری۔

(۲) فعل تام کے طور پر جبکہ یہ صرف اپنے فاعل سے مل کر مکمل جملہ بن جائے، اس صورت میں یہ حَصَلَ اور ثَبَتَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے: کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوگئی)

(۳) بطور زائد کہ اگر اسے جملے سے نکال بھی دیا جائے تو اصل معنی میں کوئی فرق نہ آئے۔ جیسے: کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا. (وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔)

(۴) کَانَ بمعنی صَارَ۔ جیسے: کَانَ الشَّجَرُ مُثْمِرًا (درخت پھل دار ہوگیا)

صَارَ:

یہ اپنے اسم کی حالت یا صفت کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: صَارَ الْمَاءُ بَارِدًا (پانی ٹھنڈا ہوگیا)

اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَمْسٰی، ظَلَّ، بَاتَ:

یہ پانچوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کا اسم ان کی خبر کے ساتھ ان کے اوقات میں متصف ہیں۔ جیسے: اَصْبَحَ زیدٌ مُصَلِّیاً (زید نے صبح کے وقت نماز پڑھی)، اَضْحٰی عمرٌ مُسْتَرِیْحاً (عمر نے چاشت کے وقت آرام کیا)، اَمْسٰی خالدٌ نَائِماً (خالد شام کے وقت سویا)، ظَلَّ طالبُ العلمِ مُسَافِراً (طالبعلم نے دن کے وقت سفر کیا)، بَاتَ الْقَاصِدُ مُنْتَظِراً (قاصد رات بھر انتظار کرتا رہا)

مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ:

یہ چاروں افعال خبر کے مسلسل ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: مَا زَالَ الْمَرِیْضُ بَاکِیاً (مریض مسلسل روتا رہا)، مَا بَرِحَ زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید برابر مارتا رہا)، مَا فَتِئَ عمرُ یذکرُ اللہَ (عمر مسلسل اللہ کا ذکر کرتا رہا)، مَا انْفَكَّ اَعْدَاءُ الْاِسْلَامِ یَکِیْدُوْنَ لَہٗ (دشمنانِ اسلام اس کے خلاف سازش کرتے رہے)۔

مَادَامَ:

یہ ماقبل فعل کی مدت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ دَامَ سے پہلے مَا مصدریہ ظرفیہ ہے۔ جیسے: اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِساً (تو زید کے بیٹھنے تک بیٹھ)

عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ:

یہ چاروں جب ناقصہ ہوں تو صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: عَادَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا)، اسی طرح باقی۔

اور اگر تامہ ہوں تو پھر اپنے اپنے معنی میں ہوں گے یعنی عَادَ بمعنی لوٹا۔ جیسے: عَادَ زَیْدٌ مِنْ سَفَرِہٖ (زید اپنے سفر سے واپس آیا) اٰضَ بمعنی واپس آیا۔ جیسے: اٰضَ زَیْدٌ مِنْ سَفَرِہٖ (زید اپنے سفر سے واپس آیا) غَدَا بمعنی صبح کے وقت جانا۔ جیسے: غَدَا زَیْدٌ (زید صبح کے وقت گیا) رَاحَ بمعنی شام کے وقت جانا۔ جیسے: رَاحَ زَیْدٌ (زید شام کے وقت گیا)۔

لَیْسَ:

یہ اپنے اسم سے زمانہ حال میں خبر کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: لَیْسَ الْمُتَکَبِّرُ مُفلحًا (مغرور آدمی کام یاب نہیں)

مَا اور لَا:

یہ دونوں بھی جملہ اسمیہ سے پہلے آتے ہیں اور مبتدا کو تو مرفوع رہنے دیتے ہیں، مگر خبر کو منصوب کر دیتے ہیں، جیسے مَا زیدٌ قائمًا (ترجمہ: زید کھڑا نہیں ہے) ما اور لا دونوں کا ترجمہ نہیں ہے۔

ما یا لا کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسم و خبر کی نشان دہی کریں:

- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (اور اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔)
- وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (وہ ایمان والے نہیں ہیں۔)

سبق نمبر: ۳۵

{اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ کَانَ مِیۡقَاتًا} [منصوبات]

آیت:

اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ کَانَ مِیۡقَاتًا ۞

ترجمہ:

یقین جانو فیصلے کا دن ایک متعین وقت ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں یَوۡمَ اور مِیۡقَاتًا منصوب ہیں۔

بارہ طرح کے لفظ منصوب ہوتے ہیں اور منصوب ہونا کبھی تو لفظ کے آخر میں زبر کے ساتھ ہوتا ہے جیسے زیدًا، کبھی زیر کے ساتھ جیسے مسلماتٍ، کبھی الف کے ساتھ جیسے اباکَ، کبھی ی کے ساتھ جیسے اِثۡنَیۡنِ۔

منصوبات بارہ ہیں:

یعنی ۱۲ حالتیں ایسی ہیں جن میں اسم منصوب ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں:

(1) مفعول مطلق ہونا

(2) مفعول بہ ہونا

(3) مفعول فیہ ہونا

(4) مفعول لہ ہونا

(5) مفعول معہ ہونا

(6) حروفِ مشبّہ بفعل کا اسم ہونا

(7) لائے نفی جنس کا اسم ہونا

(8) افعالِ ناقصہ کی خبر ہونا

(9) ما اور لا کی خبر ہونا

(10) حال ہونا

(11) تمیز ہونا

(12) مستثنیٰ ہونا

ان بارہ کو یاد کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے:

پانچ مفاعیل، دو اسم، دو خبر، باقی تین حال، تمیز اور مستثنیٰ

پانچ مفاعیل:

بجائے لمبی چوڑی اور مشکل تعریفوں کے ہم ان پانچوں کو مثال سے سمجھتے ہیں:

کسی نے آپ سے کہا: قَرَأَ زیدٌ (زید نے پڑھا)

آپ نے اس سے پانچ سوالات کیے:

(1) کیا پڑھا (جواب: قرآن، یہ مفعول بہ ہے) قَرَأَ زیدٌ الْقُرْاٰنَ

(2) کتنا پڑھا (جواب: خوب پڑھا، یہ مفعول مطلق ہے) قَرَأَ زیدٌ الْقُرْاٰنَ قراءۃً

(3) کس لیے (جواب: یاد کرنے کے لیے، یہ مفعول لہ) قَرَأَ زیدٌ الْقُرْاٰنَ قراءۃً ذِکرًا

(4) کہاں پر (جواب: مسجد میں، یہ مفعول فیہ ہے) قَرَأَ زیدٌ الْقُرْاٰنَ قراءۃً ذِکرًا مسجدًا

(5) کس کے ساتھ (جواب: اپنے ساتھی کے ساتھ، یہ مفعول معہ ہے) قَرَأَ زیدٌ الْقُرْاٰنَ قراءۃً ذِکرًا مسجدًا وَ رَفِیْقَہٗ

مزید وضاحت:

مفعول بہ:

جس پر فعل واقع ہوتا ہے اسے مفعول بہ کہتے ہیں، جیسے **ضربَ زیدٌ عمرًا**، زید نے عمرو کو مارا، اس مثال میں **عمرًا** مفعول بہ ہے۔

مفعول مطلق:

کسی فعل کے بعد اسی کا مصدر منصوب ہو کر آجائے تو وہ مفعول مطلق ہوتا ہے جو کبھی تاکید پیدا کرنے کے لیے آتا ہے اور کبھی دیگر کسی مقصد کے لیے جیسے **اکلتَ اکلًا** (تو نے خوب کھایا)، **جلستَ جِلسةَ الجائع** (تو بھوکے کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا)

مفعول لہ:

جس مقصد کے لیے کام کیا جائے وہ مفعول لہ ہوتا ہے، جیسے میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے ڈانٹا، اس کی عربی یوں بنے گی: **زجرتُہٗ تادیبًا**، اس میں **تادیبًا** مفعول لہ ہے۔

مفعول فیہ:

جس وقت یا جس جگہ کام کیا جائے اسے مفعول فیہ کہتے ہیں، اسے منصوب بھی کر سکتے ہیں اور چاہیں تو اس کے شروع میں فی (جس کا ترجمہ میں ہے) لگا کر اسے مجرور کر دیں، جیسے **دخلتُ الدارَ** (میں گھر میں داخل ہوا) اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں: **آتیتُ فی الدارِ** (میں گھر میں آیا)

مفعول معہ:

عربی زبان میں **وَ** جس طرح "اور" کے معنی میں آتا ہے اسی طرح دیگر معانی کے لیے بھی آتا ہے جیسے **وَاللہِ** (اللہ کی قسم)، اس میں واو قسم کے لیے ہے، ایک تیسرا معنی ساتھ بھی ہے، اس معنی میں واو

جب کسی اسم کے شروع میں آتا ہے تو اس اسم کو مفعول معہ کہتے ہیں، جیسے جاءَ زیدٌ وَ عُمَرَ (زید عمر کے ساتھ آیا)۔

دو اسم:

(۱) حروفِ مشبہ بفعل کا اسم

(۲) لائے نفی جنس کا اسم

دو خبر:

(۱) ماو کا مشابہ بلیس کی خبر

(۲) افعال ناقصہ کی خبر

یہ چاروں ہم گزشتہ اسباق میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

بقیہ تین:

حال:

ایک ہے کہ کہا جائے زید آیا، اور ایک یہ ہے کہ وہ جس حال میں آیا اس کو بھی ظاہر کیا جائے، جیسے: جاءَ زیدٌ کا ترجمہ ہے زید آیا جبکہ جاءَ زیدٌ راکِبًا زید سواری پر آیا، یعنی وہ جب آیا تو اس کی حالت یہ تھی کہ وہ سوار تھا، پیدل نہیں تھا۔ جب کسی اسم کو حال کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو یہ اس کی حالتِ نصبی ہوتی ہے۔

تمیز:

میں نے آپ سے کہا: ''اَنْتَ حَسَنٌ'' (آپ بہت اچھے ہیں)، آپ بے شک یہ سنتے ہی خوش ہو جائیں گے، مسکرائیں گے بھی، مگر دل میں یہ ضرور سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے آپ کو کس لحاظ

سے اچھا قرار دیا ہے، آیا مجھے آپ کا رنگ اچھا لگا، یا آپ کے چہرے کے نقوش، یا آپ کی مسکراہٹ، یا آپ کی باتیں، یا آپ کے اخلاق، گویا اتنی ساری چیزوں میں آپ تمیز نہیں کر پا رہے، اگر میں تعریف ہی میں اس کی وضاحت کر دوں کہ آپ کس لحاظ سے اچھے ہیں، مثلا میں کہہ دوں کہ اَنْتَ حَسَنٌ وَجهًا آپ چہرے کے لحاظ سے اچھے تو اس جملے میں وجھا تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ عربی نحو میں تمیز کو سمجھنا کسی قدر مشکل ہے، مگر جس قدر اس سبق میں بتایا گیا ہے اتنا سمجھنا آسان بھی ہے اور مبتدی کے لیے اس قدر تمیز کر لینا بھی کافی ہے۔

مستثنیٰ:

یہ بہت آسان ہے، اپنی بات میں کسی بھی چیز یا شخص کو مستثنیٰ قرار دے دینا، جیسے منصوبات سب مشکل ہیں سوائے مستثنیٰ کے، ارے اس مثال سے کہیں آپ گڑبڑا نہ جائیں، چلیے ایک اور اس سے بھی آسان مثال دیتا ہوں: جَاءَ الْقَومُ اِلَّا زیدًا پوری قوم آگئی، مگر زید نہیں آیا، اس مثال میں زید منصوب ہے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے، اردو میں مستثنیٰ کے لیے سوائے، مگر اور بجز استعمال کرتے ہیں، عربی میں اس کے لیے اِلَّا اور غَیرَ جیسے الفاظ آتے ہیں۔

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ سے منصوبات کی نشان دہی کریں:

- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (اور اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔)

سبق نمبر: ٣٦

{لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ} [فعل مضارع]

آیت:

لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۞ (کافرون: ٢)

ترجمہ:

میں ان چیزوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

اس آیتِ کریمہ میں لفظ اَعۡبُدُ اور لفظ تَعۡبُدُوۡنَ دونوں عربی گرامر کی رو سے **فعل مضارع** ہیں۔

فعلِ مضارع:

وہ فعل جس میں حال یا مستقبل کا زمانہ ہو، جیسے **یَفۡعَلُ** (وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا)

فعل مضارع بنانے کا طریقہ:

فعل ماضی **فَعَلَ** کے شروع میں یَ بڑھا کر ف کو ساکن کر کے لام کلمے کو پیش دینے سے فعل مضارع بن جاتا ہے جیسے **فَعَلَ** سے **یَفۡعَلُ** اور **فَتَحَ** سے **یَفۡتَحُ**۔

البتہ عین کلمے پر کبھی زبر آتا ہے جیسے **یَفۡتَحُ**، کبھی زیر جیسے **یَضۡرِبُ** اور کبھی پیش جیسے **یَعۡبُدُ**۔

باقی تیرہ صیغوں کی تبدیلیوں اور ترجموں کو گردان سے سمجھ لیں۔

فعل مضارع کی گردان:

يَفْعَلُ=وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا

يَفْعَلَانِ=وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے

يَفْعَلُوْنَ=وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے

تَفْعَلُ=وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی

تَفْعَلَانِ=وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی

يَفْعَلْنَ=وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی

تَفْعَلُ=تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا

تَفْعَلَانِ=آپ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے

تَفْعَلُوْنَ=آپ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے

تَفْعَلِيْنَ=تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی

تَفْعَلَانِ=آپ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی

تَفْعَلْنَ=آپ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی

اَفْعَلُ=میں کرتا ہوں یا کروں گا

نَفْعَلُ=ہم کرتے ہیں یا کریں گے

کام

(۱) کسی بھی مادے سے فعل مضارع کی گردان مع ترجمہ لکھیں۔

(۲) درجِ ذیل آیاتِ کریمہ سے فعل مضارع کی نشان دہی کریں:

- اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ (کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔)
- الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)

سبق نمبر: ۳۷

{اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِكِ} [فعل امر]

آیت:

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ۞

ترجمہ:

یوسف ! تم اس بات کا خیال نہ کرو، اور اے عورت ! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ، یقینی طور پر تو ہی خطاکار تھی۔

اس آیتِ مبارکہ میں اَعْرِضْ اور اسْتَغْفِرِیْ عربی گرامر کی رو سے فعلِ امر ہیں۔

فعلِ امر:

وہ لفظ جس میں کسی سے کوئی کام کرنے کا کہا جائے۔ جیسے کر، دے، لے، آ، جا، کھا، پی۔

عربی زبان میں امر بنتا ہے فعل مضارع کے شروع میں لامِ امر (لِ) داخل کرکے اسے مجزوم کرنے سے، جیسے یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) سے لِیَضْرِبْ (چاہیے کہ وہ مارے)

امر کی گردان:

لِیَضْرِبْ چاہیے کہ وہ ایک مرد مارے

لِیَضْرِبَا چاہیے کہ وہ دو مرد ماریں

لِیَضْرِبُوْا چاہیے کہ وہ سب مرد ماریں

لِتَضْرِبْ چاہیے کہ وہ ایک عورت مارے

لِتَضْرِبَا چاہیے کہ وہ دو عورتیں ماریں

لِيَضْرِبْنَ چاہیے کہ وہ سب عورتیں ماریں

اِضْرِبْ تو ایک مرد مار

اِضْرِبَا تم دو مرد مارو

اِضْرِبُوْا تم سب مرد مارو

اِضْرِبِیْ تو ایک عورت مار

اِضْرِبَا تم دو عورتیں مارو

اِضْرِبْنَ تم سب عورتیں مارو

لِاَضْرِبْ چاہیے کہ میں ماروں

لِنَضْرِبْ چاہیے کہ ہم ماریں

گردان میں غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ حاضر کے صیغوں میں لام امر نہیں آتا بلکہ جو فعل مضارع کی ت تھی وہ بھی گرادی گئی اور اس کی جگہ ہمزۂ وصلی مکسور آگیا۔

اس لیے امر کی دو گردانیں الگ الگ پڑھی جاتی ہیں:

(1) امر غائب (غائب کے چھ صیغے اور متکلم کے دو صیغے)

(2) امر حاضر (حاضر کے چھ صیغے)

کام

الف: کسی بھی مادے سے امر حاضر اور امر غائب کی گردانیں یاد کریں اور لکھیں۔

ب: درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے امر کی نشان دہی کریں:

- اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کہہ دو، بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔)

سبق نمبر:۳۸

{لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ} [فعل نہی]

آیت:

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا ۝(اسراء:۱۷)

ترجمہ:

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل مت کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے، اور تمہیں بھی۔ یقین جانو کہ ان کو قتل کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں لَا تَقۡتُلُوۡۤا عربی گرامر کی رو سے فعلِ نہی ہے۔

فعلِ نہی:

وہ لفظ جس میں کسی سے کوئی کام نہ کرنے کا کہا جائے۔ جیسے مت کر، مت دے، مت لے، مت آ، مت جا، مت کھا، مت پی۔

عربی زبان میں نہی بنتا ہے فعل مضارع کے شروع میں لائے نہی داخل کر کے اسے مجزوم کرنے سے، جیسے يَضۡرِبُ (وہ مارتا ہے) سے لَا يَضۡرِبۡ (چاہیے کہ وہ نہ مارے)

نہی کی گردان:

لَا يَضۡرِبۡ=چاہیے کہ وہ ایک مرد نہ مارے

لَا یَضْرِ بَا=چاہیے کہ وہ دو مرد نہ ماریں

لَا یَضْرِ بُوْا=چاہیے کہ وہ سب مرد نہ ماریں

لَا تَضْرِب=چاہیے کہ وہ ایک عورت نہ مارے

لَا تَضْرِ بَا=چاہیے کہ وہ دو عورتیں نہ ماریں

لَا یَضْرِ بْنَ=چاہیے کہ وہ سب عورتیں نہ ماریں

لَا تَضْرِبْ=تو ایک مرد مت مار

لَا تَضْرِ بَا=تم دو مرد مت مارو

لَا تَضْرِ بُوْا=تم سب مرد مت مارو

لَا تَضْرِ بِیْ=تو ایک عورت مے مار

لَا تَضْرِ بَا=تم دو عورتیں مت مارو

لَا تَضْرِ بْنَ=تم سب عورتیں مت مارو

لَا اَضْرِبْ=چاہیے کہ میں نہ ماروں

لَا نَضْرِبْ=چاہیے کہ ہم نہ ماریں

کام

الف: کسی بھی مادے سے فعل نہی کی گردان سنائیں۔

ب: درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے فعلِ نہی کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۳۹

{وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا} [اسم ظرف]

آیت:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝

ترجمہ:

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔

اس آیت کریمہ میں مَخْرَجًا عربی گرامر کی رو سے اسم ظرف ہے۔

اسم ظرف:

ظرف کہتے ہیں برتن کو، جس جگہ یا جس وقت میں فعل واقع ہو اسے اسمِ ظرف کہتے ہیں، جیسے مسجد (سجدہ کرنے کی جگہ) اور موعِد (وعدے کا وقت)

اسم ظرف عموماً مَفْعَل کے وزن پر بنتا ہے، ہاں اگر مضارع میں ع کلمہ مکسور ہو تو پھر مَفْعِل کے وزن پر بنتا ہے، جیسے مَجْلِسٌ۔

اسم ظرف کی گردان:

مَفْعَلٌ (واحد)

مَفْعَلَانِ (تثنیہ)

مَفَاعِلُ (جمع)

الف: کسی بھی مادے سے اسم ظرف کی گردان یاد کریں اور لکھیں۔

ب: درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسمِ ظرف کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۴۰

{اَوۡفُوا الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ} [اسم آلہ]

آیت:

وَيٰقَوۡمِ اَوۡفُوا الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ۞

ترجمہ:

اور اے میری قوم کے لوگو! ناپ تول پورا پورا کیا کرو، اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو۔ اور زمین میں فساد پھیلاتے مت پھرو۔

اس آیت کریمہ میں الۡمِكۡيَالَ اور الۡمِيۡزَانَ عربی گرامر کی رو سے اسم آلہ ہیں۔

اسم آلہ:

کام کرنے کا آلہ، جیسے مِفۡتَاح (کھولنے کا آلہ یعنی چابی) اور جیسے مِصۡبَاحٌ (روشنی کا آلہ یعنی چراغ) اسی طرح مکیال (ناپنے کا آلہ) اور میزان تولنے کا آلہ یعنی ترازو۔

اسم آلہ کے تین درجے ہیں:

صغریٰ (چھوٹا)، اس کا وزن مِفۡعَلٌ ہے۔

وسطی (درمیانی)، اس کا وزن مِفۡعَلَةٌ ہے۔

کبریٰ (بڑا)، اس کا وزن مِفۡعَالٌ ہے۔

اسم آلہ کی گردان:

مِفْعَلٌ (صغریٰ واحد) کرنے کا چھوٹا آلہ

مِفْعَلَانِ (صغریٰ تثنیہ) کرنے کے دو چھوٹے آلے

مِفْعَلَةٌ (وسطیٰ واحد) کرنے کا درمیانی آلہ

مِفْعَلَتَانِ (وسطیٰ تثنیہ) کرنے کے دو درمیانی آلے

مَفَاعِلُ (صغریٰ یا وسطیٰ جمع) کرنے کے کئی چھوٹے یا درمیانی آلے

مِفْعَالٌ (کبریٰ واحد) کرنے کا بڑا آلہ

مِفْعَالَانِ (کبریٰ تثنیہ) کرنے کے دو بڑے آلے

مَفَاعِيْلُ (کبریٰ جمع) کرنے کے کئی بڑے آلے

الف: کسی بھی مادے سے اسم آلہ کی گردان سنائیں۔

ب: درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسمِ آلہ کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۴۱

{فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ} [اسم تفضیل]

آیت:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝

ترجمہ:

ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے۔

سورۂ تین میں اَحْسَن، اَسْفَل اور اَحْکَم عربی گرامر کی رو سے اسم تفضیل ہیں۔

اسم تفضیل:

وہ اسم جس میں کسی میں کسی دوسرے کی بنسبت مادۂ مصدریہ کی زیادتی بیان کی جائے۔

جیسے زید عمر کی بنسبت زیادہ علم رکھتا ہے، اس کی عربی یوں بنے گی:

زیدٌ اعلمُ من عمرَ.

اسم تفضیل ثلاثی مجرد سے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے: اعلم ، اکبر ، ارشد ، ارحم ، اصغر ، اکرم ، اسلم ، اعظم ، اسفل ، اعلی ، ادنی ، احسن

اس کا مؤنث کا صیغہ فُعْلٰی کے وزن پر بنتا ہے۔

جیسے: بشری ، صغری ، کبری ، وسطی ، عظمی ، حسنی

اسم تفضیل کی مکمل گردان:

اَفْتَحُ(نسبتاً زیادہ کھولنے والا ایک مرد)

اَفْتَحَانِ(نسبتاً زیادہ کھولنے والے دو مرد)

اَفْتَحُوْنَ(نسبتاً زیادہ کھولنے والے کئی مرد)

اَفَاتِحُ(نسبتاً زیادہ کھولنے والے کئی مرد)

فُتْحٰی(نسبتاً زیادہ کھولنے والی ایک عورت)

فُتْحَیَانِ(نسبتاً زیادہ کھولنے والی دو عورتیں)

فُتْحَیَاتٌ(نسبتاً زیادہ کھولنے والی کئی عورتیں(

فُتَحُ(نسبتاً زیادہ کھولنے والی کئی عورتیں)

الف: کسی بھی مادے سے اسم تفضیل کی گردان سنائیں۔

ب: درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسمِ تفضیل کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۴۲

{وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ} [ابوابِ مجرد]

آیت:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۞ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ۞ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۞ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۞

ترجمہ:

اے وہ جان جو (اللہ کی اطاعت میں) چین پاچکی ہے۔ ۞ اپنے پروردگار کی طرف اس طرح لوٹ کر آجا کہ تو اس سے راضی ہو، اور وہ تجھ سے راضی۔ ۞ اور شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں۔ ۞ اور داخل ہو جا میری جنت میں۔ ۞

اس آیتِ کریمہ میں ارۡجِعِیۡۤ باب ضَرَبَ یَضۡرِبُ سے ہے، رَاضِیَةً باب سَمِعَ یَسۡمَعُ سے ہے جبکہ ادۡخُلِیۡ باب نَصَرَ یَنۡصُرُ سے ہے۔

یہ ابوابِ ثلاثی مجرد کہلاتے ہیں، ان میں فقط عین کلمہ بدلتا ہے۔

گزشتہ اسباق میں ہم نے جتنی بھی گردانیں پڑھی ہیں وہ سب باب فَتَحَ یَفۡتَحُ سے تھیں جو کہ ثلاثی مجرد کے آٹھ ابواب میں سے ایک ہے۔

ان آٹھ میں سے پانچ ابواب کثیر الاستعمال ہیں اور تین کم مستعمل ہیں۔

یہ آٹھ ابواب ماضی اور مضارع کے فقطع کلمے کی حرکت کی تبدیلی سے بنتے ہیں، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(1) نَصَر ینصُر

(2) ضرَب یضرِب

(3) سمِع یسمَع

(4) فتَح یفتَح

(5) کرُم یکرُم

(6) حسِب یحسِب

(7) فضِل یفضُل

(8) کاد یکاد (کوِد یکوَد)

نوٹ:

باب کی تبدیلی ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی، بلکہ ہمیں کسی بھی مادے سے کون کونسے ابواب استعمال ہوتے ہیں اس کے لیے لغت میں دیکھنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ق ب ل کو جب ہم ''القاموس الوحید'' یا ''مصباح اللغات'' میں دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین ابواب سے مستعمل ہے: نصر، ضرب اور کرُم اور تینوں سے اس کا ترجمہ الگ الگ ہے۔

کام

لغت میں سے دیکھ کر درجِ ذیل آیاتِ کریمہ کے خط کشیدہ الفاظ میں مجرد کے آٹھ ابواب کی نشان دہی کریں:

- اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ (جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔)
- مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ (جو روزِ جزا کا مالک ہے۔)
- اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)
- مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ (ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔)
- وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)

سبق نمبر: ۴۳

{سورۂ عصر} [ابوابِ مزید فیہ]

آیت:

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾

ترجمہ:

زمانے کی قسم۔ ۞ انسان در حقیقت بڑے گھاٹے میں ہے۔ ۞ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کریں، اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کریں۔ ۞

اس سورتِ مبارکہ میں اٰمَنُوۡا اور تَوَاصَوۡا عربی گرامر کی رو سے ثلاثی مزید فیہ کے دو الگ الگ ابواب سے تعلق رکھتے ہیں۔

ثلاثی: جس میں حروفِ اصلیہ تین ہوں، جیسے اٰمَنُوۡا کے حروفِ اصلیہ ء م ن ہیں اور تَوَاصَوۡا کے حروفِ اصلیہ و ص ی ہیں۔

مزید فیہ: جس کے ماضی کے سب سے پہلے صیغے میں حروفِ اصلیہ کے علاوہ کچھ زائد حروف بھی ہوں جیسے اٰمَنُوۡا کا پہلا صیغہ اٰمَنَ ہے، یعنی یہ کل چار حروف ہیں: ء+ا+م+ن، چونکہ الف حروفِ اصلیہ سے زائد ہے اس لیے اٰمَنُوۡا مزید فیہ ہے۔

ثلاثی مزید فیہ کے کل چودہ (۱۴) ابواب ہیں، ماضی، مضارع، مصدر، اسم فاعل اور اسم مفعول دیکھ کر باقی صیغوں کا اندازہ خود لگالیں۔

(۱) باب افتعال:

اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ اِفْتِعَالًا مُفْتَعِلٌ مُفْتَعَلٌ

(۲) باب استفعال:

اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالًا مُسْتَفْعِلٌ مُسْتَفْعَلٌ

(۳) باب انفعال:

اِنْفَعَلَ يَنْفَعِلُ اِنْفِعَالًا مُنْفَعِلٌ مُنْفَعَلٌ

(۴) باب افعلال:

اِفْعَلَّ يَفْعَلُّ اِفْعِلَالًا مُفْعَلٌّ مُفْعَلٌّ

(۵) باب افعیلال:

اِفْعَالَّ يَفْعَالُّ اِفْعِيلَالًا مُفْعَالٌّ مُفْعَالٌّ

(۶) باب افعیعال:

اِفْعَوْعَلَ يَفْعَوْعِلُ اِفْعِيعَالًا مُفْعَوْعِلٌ مُفْعَوْعَلٌ

(۷) باب افعوّال:

اِفْعَوَّلَ يَفْعَوِّلُ اِفْعِوَّالًا مُفْعَوِّلٌ مُفْعَوَّلٌ

(۸) باب اِفّاعُل:

اِفَّاعَلَ يَفَّاعَلُ اِفَّاعُلًا مَفَّاعِلٌ مَفَّاعَلٌ

(۹) باب اِفَّعُّل:

اِفَّعَّلَ يَفَّعَّلُ اِفَّعُّلًا مُفَّعِّلٌ مُفَّعَّلٌ

(۱۰) باب افعال:

اَفْعَلَ يُفْعِلُ اِفْعَالًا مُفْعِلٌ مُفْعَلٌ

(۱۱) باب تفعیل:

فَعَّلَ يُفَعِّلُ تَفْعِيْلًا مُفَعِّلٌ مُفَعَّلٌ

(۱۲) باب تفعُّل:

تَفَعَّلَ يَتَفَعَّلُ تَفَعُّلًا مُتَفَعِّلٌ مُتَفَعَّلٌ

(۱۳) باب مُفاعلہ:

فَاعَلَ يُفَاعِلُ مُفَاعَلَةً مُفَاعِلٌ مُفَاعَلٌ

(۱۴) باب تفاعُل:

تَفَاعَلَ يَتَفَاعَلُ تَفَاعُلًا مُتَفَاعِلٌ مُتَفَاعَلٌ

ان میں سے ہر باب کے حروف اصلیہ اور حروف زائدہ میں غور کریں تاکہ آپ کو آسانی سے سمجھ میں آجائے گا کہ کہاں کیسی تبدیلی کرنے سے یہ باب بن رہا ہے۔

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے مزید فیہ کے ان ابواب کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۴۴

{هَيۡهَاتَ هَيۡهَاتَ لِمَا تُوۡعَدُوۡنَ} [اسم صوت واسم فعل]

آیت:

هَيۡهَاتَ هَيۡهَاتَ لِمَا تُوۡعَدُوۡنَ ۞

ترجمہ:

جس بات سے تمہیں ڈرایا جارہا ہے وہ تو بہت ہی بعید بات ہے، سمجھ سے بالکل ہی دور۔

اس آیت مبارکہ میں هَيۡهَاتَ هَيۡهَاتَ اسم فعل ہے۔

اسمائے افعال:

وہ اسم جو فعل کے معنی ادا کرے اسے اسمِ فعل کہتے ہیں، یہ صرف عربی میں پایا جاتا ہے، اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) فعل ماضی کے معنی میں:

هَيهَاتَ (دور ہوا)، شَتَّانَ (جدا ہوا)، سَرعَانَ (جلدی کی)، بَطَّانَ (دیر کی)، شَكَّانَ (جلدی کی)

(۲) فعل مضارع کے معنی میں:

اُفِّ (میں تنگی اور بے قراری محسوس کرتا ہوں)، آوہ (مجھے درد ہو رہا ہے)، وَی (میں تعجب کرتا ہوں۔)، وَاھا (میں افسوس کرتا ہوں۔)، اِہِ (مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔)، زِہ (میں اچھا سمجھ رہا ہوں۔)

(۳) امر حاضر کے معنی میں، اس کی دو قسمیں ہیں:

سماعی اور قیاسی۔

(الف) سماعی:

رُوَیدَ (مہلت دے)، بَلهَ (چھوڑ)، حَیَّ/ حَیَّهَل (آؤ)، هَلُمَّ (آؤ)، دُونَكَ (لو)، مَه (رکو)، اٰمِینَ (قبول کر)، هَیتَ (جلدی کرو)، صَه (چپ رہو)، هَیَا (جلدی کرو)، عَلَیكَ (لازم پکڑو)، اِلَیكَ (دور ہو جاؤ)، اِیهِ (اضافہ کرو)، اَمَامَكَ (آگے بڑھو)، هَا (لو)

(ب) قیاسی:

یہ ہر فعل ثلاثی سے فَعَال کے وزن پر بنائے جاتے ہیں جیسے نَزَال (اترو)، ثَبَات (ثابت رہو)، ذَهَاب (جاؤ)، سَکَات (چپ رہو)، حَذَار (بچو)

اسمائے افعال مبنی ہوتے ہیں، اسی طرح اسمائے اصوات بھی مبنی ہوتے ہیں، وہ بھی اس سبق میں سمجھ لیں۔

اسمائے اصوات:

صوت آواز کو کہتے ہیں، صوت کی جمع اصوات ہے، جو لفظ کسی آواز کا نام ہو یا اس سے کسی کو آواز دی جائے اسے اسمِ صوت کہتے ہیں، اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ اسماء جو طبعی عارضے کی وجہ سے زبان پر جاری ہوں: جیسے اُح اُح کہ یہ کھانسی کی آواز ہے، اُف یہ درد اور غم دکھ کی آواز ہے، بَخّ بَخّ یہ خوشی کی آواز ہے، جس کی معنٰی ہیں خوب خوب جیسے اردو میں ہم واہ واہ کہتے ہیں۔

(۲) وہ اسماء جن سے کسی کی آواز نقل کی جائے جیسے: غاق، یہ کوّے کی آواز ہے۔

(۳) وہ اسماء جن سے کسی جانور کو بلانے یا بٹھانے کیلئے آواز دی جائے جیسے اِخ اِخ یا نِخ نِخ، یہ آواز اونٹ کو بٹھانے کے لیے دی جاتی ہے۔

کام

قرآ درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسمائے افعال اور اسمائے اصوات کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۴۵

{یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا} [اسمائے ظروف]

آیت:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا ۞

ترجمہ:

یہ لوگ تم سے قیامت کی گھڑی کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہو گی؟

اس آیت مبارکہ میں اَیَّانَ اسمائے ظروف میں سے ہے۔

اسمائے ظروف:

جب، کب، جب سے، پہلے، بعد، اوپر، نیچے کے معانی پر مشتمل الفاظ کو اسمائے ظروف کہتے ہیں۔

یہ سب مبنی ہوتے ہیں، جیسے: اِذْ (جب)، اذا (جب)، متٰی (کب)، کَیْفَ (کیسے)، اَیَّانَ (کب)، اَمْسِ (کل گزشتہ)، مُذْ (جب سے)، مُنْذُ (جب سے)، قَطُّ (کبھی بھی)، عَوْضُ (ہر گز)، قَبْلُ (پہلے)، بَعْدُ (بعد میں)، حَیْثُ (جس جگہ)، قُدّامُ (آگے)، تَحْتُ (نیچے)، فَوْقُ (اوپر)

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسمائے ظروف کی نشان دہی کریں:

- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔)

سبق نمبر: ۴۶

{وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا} [اسم کنایہ و مرکب بنائی]

آیت:

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۞

ترجمہ:

کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا۔ چنانچہ ان کے پاس ہمارا عذاب راتوں رات آگیا، یا ایسے وقت آیا جب وہ دوپہر کو آرام کر رہے تھے۔

اس آیت مبارکہ میں كَمْ اسمائے کنایہ میں سے ہے۔

اسمائے کنایہ بھی اسم غیر متمکن میں سے ہے، اسم غیر متمکن مبنی ہوتا ہے، اس کی کل آٹھ قسمیں ہیں جن میں سے پہلی چھ کو اس کورس میں ہم سمجھ چکے ہیں۔ ساتویں قسم اسمائے کنایہ ہے اور آٹھویں قسم مرکب بنائی ہے۔

ان دونوں کو سمجھنا یوں آسان ہے کہ ان کے الفاظ مخصوص ہیں، اسمائے کنایہ کے چار الفاظ ہیں جبکہ مرکب بنائی کے کل نو الفاظ۔

اسمائے کنایہ:

ایسا ویسا، اتنا اتنا، کتنا، کتنا سارا، اس کے لیے عربی زبان میں صرف چار الفاظ ہیں: كَمْ (کتنا، کتنا سارا)، كَذَا وَ كَذَا (اتنا اتنا)، كَيْتَ وَ ذَيْتَ (ایسا ویسا)

مرکب بنائی:

گیارہ سے انیس تک کے عربی الفاظ، یعنی:

أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ)

اثْنَا عَشَرَ (بارہ)

ثَلَاثَةَ عَشَرَ (تیرہ)

أَرْبَعَةَ عَشَرَةَ (چودہ)

خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ)

سِتَّةَ عَشَرَ (سولہ)

سَبْعَةَ عَشَرَ (سترہ)

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (اٹھارہ)

تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس)

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسمائے کنایہ اور مرکب بنائی کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۴۷

{وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ}

[اسم متمکن کی آسان ترین اقسام]

آیت:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

ترجمہ:

ایمان والوں کے لیے یہ نبی ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب تر ہیں، اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اس کے باوجود اللہ کی کتاب کے مطابق پیٹ کے رشتہ دار دوسرے مومنوں اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (میراث کے معاملے میں) زیادہ حق رکھتے ہیں الا یہ کہ تم اپنے دوستوں (کے حق میں کوئی وصیت کر کے ان) کے ساتھ کوئی نیکی کرلو۔ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اُولُوا اسم متمکن کی آسان ترین اقسام میں سے ہے، اَوْلٰی آسان اقسام میں سے ہے جبکہ اَلْاَرْحَامِ مشکل اقسام میں سے ہے۔

جو اسم معرب ہوتا ہے اسے اسم متمکن (Mutamakkin) بھی کہتے ہیں۔

اسم متمکن کی کل سولہ قسمیں ہیں جنھیں سمجھنے کے لیے یہ تین کٹیگریز بنالیں تو سمجھنا بالکل آسان ہو جائے گا:

(1) آسان ترین اقسام (۲) آسان اقسام (۳) مشکل اقسام

آسان ترین اقسام:

جن کے الفاظ مخصوص ہیں۔

جیسے اس آیت مبارکہ میں اُولُوا کہ یہ اسم متمکن کی وہ قسم ہے جس کی مثال فقط یہی لفظ ہے۔

آسان اقسام:

جن کے الفاظ مخصوص نہیں، مگر علامات متعین ہیں، ان علامتوں کے ذریعے انھیں پہچاننا آسان ہے۔

جیسے اس آیت مبارکہ میں اَوْلٰی کہ یہ اسم متمکن کی ایک قسم اسم مقصور ہے، اس کی علامت لفظ کے آخر میں الف کا ہونا ہے۔

مشکل اقسام:

جن کی علامت بھی نہ ہو بلکہ ان الفاظ کو ان کی تعریف اور قیودات کی مدد سے سمجھا جاتا ہے۔

جیسے اس آیت مبارکہ میں الْاَرْحَامِ کہ یہ جمع مکسر منصرف ہے، جسے آگے اسباق میں ہم سمجھ سکیں گے۔

اس سبق میں ہم آسان ترین اقسام کو سمجھ لیتے ہیں۔ اس کی کل پانچ قسمیں ہیں:

(۱) اسمائے ستہ مکبرہ:

یہ کل چھ الفاظ ہیں:

اَب (باپ)، اَخ (بھائی)، حَم (دیور)، هَن (شرمگاہ)، فَم (منہ)، ذُو (والا)

یہ چھ الفاظ جب مضاف ہوں گے تبھی اس قسم کے تحت شمار ہوں گے اور اگر مضاف نہیں ہوں گے تو یہ ایک اور قسم (مفرد منصرف صحیح) کے تحت شمار ہوں گے۔

ان الفاظ کی حالتِ رفعی واو کے ساتھ، حالتِ نصبی الف کے ساتھ اور حالتِ جری یاء کے ساتھ آتی ہے، جیسے: ابوك (مرفوع)، اباك (منصوب)، ابيك (مجرور)

(۲) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ (ترجمہ: دو)، پہلا مذکر کے لیے ہے، دوسرا مؤنث کے لیے۔

ان دونوں کی حالتِ رفعی الف کے ساتھ، حالتِ نصبی و جری یاء کے ساتھ آتی ہے، یاء سے پہلے والے لفظ پر زبر آجاتا ہے، جیسے: اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ (مرفوع)، اِثْنَيْنِ، اِثْنَتَيْنِ (منصوب و مجرور)

(۳) كِلَا، كِلْتَا (ترجمہ: دونوں)، پہلا مذکر کے لیے ہے، دوسرا مؤنث کے لیے۔ یہ جب هما ضمیر کی طرف مضاف ہوں تبھی اس قسم کے تحت شمار ہوں گے، ورنہ یہ ایک دوسری قسم (اسم مقصور) کے تحت شمار کیے جائیں گے۔

ان دونوں کی بھی حالتِ رفعی الف کے ساتھ، حالتِ نصبی و جری یاء کے ساتھ آتی ہے، یاء سے پہلے والے لفظ پر زبر آجاتا ہے، جیسے: كِلَاهُمَا، كِلْتَاهُمَا (مرفوع)، كِلَيْهِمَا، كِلْتَيْهِمَا (منصوب و مجرور)

(۴) اُولُوْا (ترجمہ: والے)، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔

اس کی حالتِ رفعی واو کے ساتھ، حالتِ نصبی اور جری یاء کے ساتھ آتی ہے، ی سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہوتی ہے، جیسے اُولُوْا الالباب (مرفوع)، اُولِیْ الالباب (منصوب و مجرور)

(۵) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک (یہ کل آٹھ الفاظ ہیں، عشرون، ثلاثون، اربعون، خمسون، سِتّونَ، سَبعون، ثمانون، تِسعون (ترجمہ: بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے(

ان سب کی حالتِ رفعی واو کے ساتھ، حالتِ نصبی اور جری یاء کے ساتھ آتی ہے، ی سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہوتی ہے، جیسے عِشْرُوْنَ (مرفوع)، عِشْرِیْنَ (منصوب و مجرور)

اسم متمکن کی کل سولہ اقسام میں سے یہ پانچ قسمیں ہیں جن کے تحت کل ۱۹ الفاظ آتے ہیں، یہ آسان ترین اس لیے ہیں کہ انھیں بس ایک بار یاد کرنے کی ضرورت ہے، اس کے بعد کلامِ عرب میں یہ جب بھی آپ کو نظر آئیں تو آپ کے لیے یہ پہچاننا مشکل نہیں ہوگا کہ یہ الفاظ مبنی نہیں بلکہ معرب اور متمکن ہیں اور اسم متمکن کی پہلی پانچ قسموں میں سے ہیں۔

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسم متمکن کی آسان ترین اقسام کی نشان دہی کریں:

سبق نمبر: ۴۸

{قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ} [اسم متمکن کی آسان اقسام]

آیت:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞

ترجمہ:

(اے پیغمبر) کہہ دو کہ: یہ میرا راستہ ہے، میں بھی پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں، اور جنہوں نے میری پیروی کی ہے وہ بھی، اور اللہ (ہر قسم کے شر سے) پاک ہے، اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں سَبِيْلِيْٓ اور الْمُشْرِكِيْنَ اسم متمکن کی آسان اقسام میں سے ہیں۔

اسم متمکن (یعنی اسمِ معرب) کی کل سولہ قسمیں ہیں جنھیں سمجھنے کے لیے ہم نے تین کٹیگریز بنائی ہیں:

(۱) آسان ترین اقسام

(۲) آسان اقسام

(۳) مشکل اقسام

ان میں سے پہلی کٹیگری یعنی آسان ترین اقسام کو ہم نے الحمد للہ گزشتہ سبق میں سمجھ لیا۔

اب اس سبق میں ہم آسان اقسام کو سمجھتے ہیں۔

آسان اقسام:

جن کے الفاظ تو مخصوص نہ ہو مگر ان کی علامت متعین ہو اور ان علامتوں کے ذریعے انھیں پہچاننا آسان ہو، اس کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) مفرد منصرف قائم مقام صحیح:

یہ نام فی الحال سمجھنا مشکل ہے، لیکن علامت سے پہچاننا آسان ہے، ہر وہ لفظ اس قسم میں شامل ہے جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو، جیسے دَلْوٌ (ڈول) اور ظَبْيٌ (ہرن)، ایسے ہی تمام وہ الفاظ بھی شامل ہیں جن کے آخر میں واو یا یاء مشدد ہو، جیسے: علوّ، عفوّ، نبیّ، علیّ، ولیّ، اُبَیّ، کیونکہ مشدد حرف گویا دو حرف ہوتے ہیں، پہلا ساکن، دوسرا متحرک، ایسے ہی اسمائے ستہ مکبرہ (اب، اخ، حم، ھن، فم، ذو) میں سے کسی کی اگر تصغیر بنالی جائے (جیسے: اُبَیّ، اُخَیّ) تو وہ بھی اس قسم میں شامل ہو جائے گا۔

اس کی حالتِ رفعی پیش کے ساتھ، حالتِ نصبی زبر کے ساتھ اور حالتِ جری زیر کے ساتھ آتی ہے۔ یعنی دلوٌ، دلوًا، دلوٍ

(۲) جمع مذکر سالم:

ہر وہ لفظ جو کسی مذکر لفظ کی جمع ہو اور اس کے آخر میں واو نون یا یاء نون ہو، جیسے مسلمون، مسلمین

اس کی حالتِ رفعی واو نون کے ساتھ، جبکہ حالتِ نصبی اور حالتِ جری یاء نون کے ساتھ آتی ہے۔

یعنی مسلمون، مسلمین

(۳) جمع مؤنث سالم:

ہر وہ لفظ جو کسی مؤنث لفظ کی جمع ہو اور اس کے آخر میں الف تاء ہو، جیسے مسلمات، مؤمنات

اس کی حالتِ رفعی پیش کے ساتھ جبکہ حالتِ نصبی اور حالتِ جری زیر کے ساتھ آتی ہے۔ یعنی

مسلماتٌ، مسلماتٍ، مسلماتٍ

(۴) تثنیہ :

علامت: آخر میں الف نون یا یاء نون، یاء سے پہلے زبر ہو۔

اس کی حالتِ رفعی الف نون کے ساتھ، جبکہ حالتِ نصبی اور حالتِ جری یاء نون کے ساتھ آتی

ہے۔ یعنی مسلمانِ ، مسلمَیْنِ

(۵) اسم مقصور:

علامت: لفظ کے آخر میں الف ہو، جیسے موسیٰ، عصا

اس کی حالتِ رفعی، نصبی اور جری تقدیری ہوتی ہے، یعنی لفظ میں بظاہر کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

جیسے جاء موسیٰ، رأیتُ موسیٰ، مررتُ بموسیٰ

(٦) کلامی:

(اس کا پورا اور اصل نام یہ ہے: غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم، مگر آسانی کے لیے آپ

صرف ''کلامی'' لفظ سے بھی یہ یاد رکھ سکتے ہیں۔)

علامت: ہر لفظ جس کی اضافت یائے متکلم کی طرف کردی جائے، سوائے جمع مذکر سالم کے، کیونکہ

جب اس کی اضافت یائے متکلم کی طرف ہو تو ایک دوسری قسم بنتی ہے۔

اس کی بھی حالتِ رفعی، نصبی اور جری تقدیری ہوتی ہے، یعنی لفظ میں بظاہر کوئی تبدیلی واقع نہیں

ہوتی۔ جیسے ھٰذا کلامی، قرأتُ کتابی، مررتُ بغلامی

(۷) اسم منقوص:

علامت: ہر لفظ جس کے آخر میں یائے ساکنہ ہو (بشرطیکہ وہ یائے متکلم نہ ہو۔)

اس کی حالتِ رفعی اور جری تو تقدیری ہوتی ہے، مگر حالتِ نصبی زبر کے ساتھ آتی ہے، جیسے:

الْقَاضِيْ، الْقَاضِيَ، الْقَاضِيْ

(۸) مُسْلِمِيَّ:

علامت: وہ جمع مذکر سالم جس کی اضافت یائے متکلم کی طرف کردی جائے، جیسے مسلمون (کئی مسلمان)، اگر یوں کہنا ہو: میرے مسلمان تو اس کی عربی ہو گی: مُسلِمِيَّ

اس کی بھی حالتِ رفعی، نصبی اور جری تقدیری ہوتی ہے، یعنی لفظ میں بظاہر کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جیسے هٰؤلاء مسلمیّ، رأیتُ مسلمیّ، مررتُ بمسلمیّ

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ میں سے اسم متمکن کی آسان اقسام کی نشان دہی کریں:

- اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ (اور ان جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں۔)

سبق نمبر: ۴۹

{سورۂ فیل} [اسم متمکن کی مشکل اقسام]

آیت:

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ۝ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَهُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۝ وَّاَرۡسَلَ عَلَیۡهِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۝ تَرۡمِیۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۝ فَجَعَلَهُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ۝

ترجمہ:

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ ۝ کیا اس نے ان لوگوں کی ساری چالیں بیکار نہیں کر دی تھیں؟ ۝ اور ان پر غول کے غول پرندے چھوڑ دیے تھے۔ ۝ جو ان پر پکی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے۔ ۝ چنانچہ انہیں ایسا کر ڈالا جیسے کھایا ہوا بھوسا۔ ۝

اس سورتِ مبارکہ میں جتنے بھی معرب اسماء ہیں (یعنی رَبُّ، اَصۡحٰبِ، الۡفِیۡلِ، کَیۡدَ، تَضۡلِیۡلٍ، طَیۡرًا، اَبَابِیۡلَ، حِجَارَةٍ، سِجِّیۡلٍ، عَصۡفٍ، مَّاۡکُوۡلٍ)، یہ سب کے سب اسم متمکن کی مشکل اقسام میں سے ہیں۔

اسم متمکن کی تین مشکل قسمیں یہ ہیں:

(۱) مفرد منصرف صحیح

(۲) جمع مکسر منصرف

(۳) غیر منصرف

اگر کوئی اسم متمکن گزشتہ بیان پانچ آسان ترین اور آٹھ آسان اقسام میں سے نہ ہو تو وہ اگر غیر منصرف نہ ہو تو اگر واحد ہو تو اسے مفرد منصرف صحیح کہتے ہیں اور اگر جمع ہو تو اسے جمع مکسر منصرف کہتے ہیں۔

اب ضرورت صرف غیر منصرف کو سمجھنے کی ہے۔

مگر ابھی اگر اسے سمجھنے کی کوشش کریں گے تو بہت زیادہ الجھ جائیں گے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ ابھی فقط اس کا نام اور اعراب ذہین نشین کرلیں۔

اعراب:

ان تینوں قسموں کا اعراب بہت آسان ہے کہ حالتِ رفعی پیش کے ساتھ، حالتِ نصبی زبر کے ساتھ اور حالتِ جری زیر کے ساتھ۔

البتہ غیر منصرف پر نہ تنوین آتی ہے نہ کسرہ اس لیے جب غیر منصرف مجرور ہو تو اس وقت بھی اس پر زبر ہی آتا ہے۔

غیر منصرف کی کچھ آسان علامتیں:

(۱) غیر عربی نام جیسے ابراھیم ، اسماعیل ، اسحاق ، یعقوب

(۲) عورت کا نام جیسے زینب ، کلثوم

(۳) ایسا نام جس کے آخر میں گول ۃ ہو جیسے اسامۃ ، فاطمۃ

(۴) ہر وہ جمع جو مفاعِل یا مَفاعیل کے وزن پر ہو جیسے مساجد اور ابابیل

(۵) اَفْعَل کے وزن پر آنے والا ہر لفظ جیسے احمد ، اکرم ، افضل

(۶) ہر وہ نام جس کے آخر میں الف نون زائد ہو جیسے عمران ، عثمان ، فرقان

کام

درجِ ذیل آیاتِ کریمہ کے خط کشیدہ الفاظ میں سے اسم متمکن کی مشکل اقسام کی نشان دہی کریں:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)
- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے۔)
- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو روزِ جزا کا مالک ہے۔)
- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔)
- اَللّٰهُ الصَّمَدُ (اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔)
- الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔)

سبق نمبر: ۵۰

[مکمل عربی گرامر کا خلاصہ]

عربی گرامر کے دو حصے ہیں: صرف اور نحو

صرف کا خلاصہ:

لفظ کی تین قسمیں ہیں: مصدر، مشتق، جامد

مصدر: جس سے مشتق بنتے ہیں، جیسے النَّصْرُ (مدد کرنا)

مشتق: جو مصدر سے بنتا ہے، جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی)، نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)

جامد: جو نہ مصدر سے بنے، نہ اس سے کوئی لفظ بنے، جیسے الحَجَرُ (پتھر)

مشتق کی دو قسمیں ہیں: اسم، فعل

اسم مشتق سے مراد اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسم ظرف، اسمِ آلہ، اسمِ تفضیل وغیرہ ہیں۔

فعلِ مشتق سے مراد فعل ماضی، فعل مضارع، امر، نہی وغیرہ ہیں۔

کسی بھی فعلِ مشتق یا اسمِ مشتق میں لفظ کی مذکر، مؤنث، غائب، حاضر اور متکلم کے لحاظ سے کئی صورتیں بنتی ہیں، اسے گردان کہتے ہیں، ایک گردان میں عموما چودہ صیغے ہوتے ہیں، افعال اور اسمائے مشتقہ کی تقریبا پینسٹھ گردانیں ہوتی ہیں، ان گردانوں کے مجموعے کو ایک باب کہتے ہیں، ایسے تقریبا چوالیس ابواب ہیں جیسے مجرد کے آٹھ ابواب، مزید فیہ کے چودہ ابواب، رباعی کے چار ابواب اور باقی ابواب ملحقات کے، پھر ان چوالیس ابواب کے پورے مجموعے کو ایک قسم شمار کریں تو اس کی حروف اصلیہ میں واو، الف، یاء ہونے اور نہ ہونے کے لحاظ سے سات قسمیں ہیں، اسے ہفت اقسام کہتے ہیں، یعنی مثال، اجواف، ناقص، لفیف، مہموز، مضاعف، صحیح

نحو کا خلاصہ:

لفظِ مفرد کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف

اسم کی چار تقسیمات ہیں:

(۱)مذکر، مؤنث

(۲)معرفہ، نکرہ

(۳)واحد، تثنیہ، جمع (پھر جمع کی متعدد اقسام ہیں۔)

(۴)متمکن وغیر متمکن

(۵)عامل اور معمول

پھر اسمِ معمول کی تین قسمیں ہیں: مرفوعات (یہ آٹھ ہیں)، منصوبات (یہ بارہ ہیں)، مجرورات (یہ دو ہیں)

فعل کی چار تقسیمات ہیں:

(۱)لازم، متعدی

(۲)معروف، مجہول

(۳)معرب، مبنی

(۴)متصرف، غیر متصرف

حرف کی دو تقسیمیں ہیں:

(۱)عامل، غیر عامل

(۲)عامل در اسم، عامل در فعل

کام

(الف)اس سبق کی جو چیز سمجھ میں نہیں آئی وہ مجھ سے پوچھ لیں۔

(ب)اس کورس پر اپنے تاثرات پیش کریں۔

تمت بالخیر